اکتوبر نومبر دسمبر

زینب

لجنہ اماء اللہ
ناروے

2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سہ ماہی «زینب»

لجنہ اماء اللہ ناروے کی علمی تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کا ترجمان

«سرپرستِ اعلیٰ»

امیر جماعت احمدیہ ناروے   مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب

«زیرِ نگرانی»

صدر لجنہ اماء اللہ ناروے   مکرمہ سیّدہ بشریٰ خالد صاحبہ

مجلس ادارت

مدیرہ حصّہ اُردو کتابت، تقسیم و اشاعت   محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ

نائبہ سیکرٹری اشاعت   محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ

مدیرہ حصّہ نارویجن: محترمہ مہرین شاہد صاحبہ

نائبہ مدیرہ حصّہ نارویجن: عزیزہ عندلیب انور

پرنٹنگ: محترمہ شمسہ خالد صاحبہ

پروف ریڈنگ: محترمہ طاہرہ زرتشت صاحبہ

محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ

محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ

محترمہ طیبہ رضوان صاحبہ

محترمہ ثمینہ ظہور صاحبہ

شائع کردہ: شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ

Søren Bulls veien 1

1051 Oslo

Tlf: +47 22322746

FAX : + 47 22320211

فہرست مضامین

القرآن الکریم	2
کلام الامام	3
اداریہ	4
لجنہ کے نیشنل اجتماع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام	5
تحریک جدید: حضرت مصلح موعودؓ نظر میں	7
تحریک جدید کے اغراض و مقاصد اور فیوض و برکات	10
وقف جدید: حضرت مسیح موعودؑ کی ایک خواہش کی تکمیل	14
وقف جدید کی اہمیت و برکات	17
وقف جدید اور خدمت خلق	20
حضور انور کے ساتھ واقفات کی کلاس	22
دعائیہ اعلانات	23
صحت	24
پکوان	25
قوس قزاح کے رنگ آپ کے سنگ	26
انفاق فی سبیل اللہ اور محاسبہ نفس	28
وقف جدید کے تحت زندگی وقف کرنے والے معلمین کی خدمات	32
نیشنل عاملہ	36
ناصرات کا صفحہ (شمسہ خالد اور مدیحہ محمود)	37

القرآن الکریم

سورۃ البقرۃ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ
سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۲﴾

262۔ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ
لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۳﴾

263۔وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

(یہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمدؒ کے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔)

حدیث نبوی ﷺ

472۔ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: " مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ۔"

ترجمہ:۔ حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ:322)

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’ ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔۔۔۔ ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔‘‘ (کشتی نوح، صفحہ: 83)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’اے خداوند خدا تو آپ ان دلوں کو جگا۔ اسلام پر ابھی ایسی مفلسی طاری نہیں ہوئی۔ تنگ دلی ہے ایسی تنگ دستی نہیں۔ اور وہ لوگ جو کامل استطاعت نہیں رکھتے وہ بھی اس طور پر اس کارخانہ کی مدد کر سکتے ہیں جو اپنی اپنی طاقت مالی کے موافق ماہواری امداد کے طور پر عہد پختہ کے ساتھ کچھ کچھ رقوم نذر اس کارخانہ کی کیا کریں۔۔۔ دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔۔۔ سو اے لوگو! اگر تم میں وہ راستی کی روح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس کے پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔‘‘ (فتح اسلام، صفحہ:31-30)

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

’’میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صدہا روپیہ خرچ کریں۔ اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے۔۔۔ سو مردانہ ہمت سے امداد کے لئے بلا توقف قدم اٹھانا چاہئے۔۔۔۔۔ جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 ،صفحہ:156)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اداریہ:

رسالہ ''زینب'' کا یہ شمارہ آپ کی خدمت میں **تحریکِ جدید اور وقفِ جدید** کا تعارف لے کر حاضر ہو رہا ہے۔

یکم نومبر سے تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ 1934ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک ناقابلِ فراموش سال ہے۔ اس سال سارے ہندوستان سے جماعت کے مخالفین مجلسِ احرار کے جھنڈے تلے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت کی پنجاب میں انگریزی حکومت نے بھی ان کی ہر طرح سے مدد کی۔ قادیان میں مخالفین نے بہت بڑا جلسہ کیا اور اعلان کیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور ہندوستان سے جماعت کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔

اس اعلان کے مقابلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ کو دشمن کے مقابلہ کے لئے دنیا میں۔۔۔ انقلاب پیدا کرنے والی ایک سکیم القا کی۔ جس کے نتیجہ میں جماعت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں پھیل گئی۔ آج اس تحریک کی کامیابی اس امر کی شاہد ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک تھی۔ حضور نے اس تحریک کو جاری کرنے سے قبل خود فرمایا تھا:۔

''میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔'' (تاریخ احمدیت۔ جلد 7 صفحہ :4)

جماعت احمدیہ دنیا کے دوسوسات ممالک میں منظّم ہے اور اشاعت توحید کا فریضہ بجالا رہی ہے اور 70 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جاچکے ہیں ملین کے حساب سے لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ ہزاروں مساجد اور مشن ہاؤسز تعمیر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپتال، اسکولز اور دیگر ادارے سینکڑوں کی تعداد میں کام کر رہے ہیں۔ مخالفین نے دعوٰی کیا تھا کہ ہندوستان سے جماعت احمدیہ کا نام مٹا دیں گے مگر آج خدا کے فضل سے جماعت دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

آج ضرورت ہے کہ ہم اس تحریک کو مزید مضبوط کریں۔ اور ہر فردِ جماعت کو اس تحریک کی مالی قربانی میں شامل کریں۔ یہاں تک کہ ایک دن کے بچے کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل کرنا چاہئے۔ اپنے وفات شدہ بزرگان کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے اور ان کو اطمینان اور طمانیت نصیب ہونے کی غرض سے بھی تحریک جدید میں قربانی پیش کی جائے۔ یاد رکھیں کہ قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی، خدا تعالیٰ کئی گُنا اجر سے نوازتا ہے۔

دوسری تحریک ''وقف جدید'' کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیہاتی علاقوں میں تعلیم وتربیت کی غرض سے 1957ء کے شروع میں جماعت کے سامنے پیش کی۔ اس کے نتیجہ میں ایسے واقفین تیار کرنے مقصود تھے جو دیہاتی علاقوں میں پھیل جائیں اور تعلیم وتربیت اور تبلیغ کے کاموں کو سرانجام دیں۔ ابتدا میں اس تحریک کے تحت ہندوستان اور پاکستان میں کام ہوا۔ اس کے نتیجہ میں ہندو قوم کے افراد کثرت سے جماعت میں شامل ہوئے۔ تعلیم وتربیت کے علاوہ خدمت خلق کے تحت دکھی انسانیت کی خدمت کے کام انجام دینے کے لئے وہاں معلمین تعینات کئے گئے۔ ان علاقوں میں طبّی سہولتوں کا فقدان ہے۔ مناسب طبّی امداد نہ ملنے کی وجہ سے ہزاروں انسان موت کا شکار ہو جاتے تھے لہذا وقف جدید کے انتظام کے تحت ان علاقوں میں ہسپتال اور ڈسپینسریاں قائم کی گئی ہیں۔

اب اس تحریک کی مالی قربانی کو ساری دنیا تک وسیع کر دیا گیا ہے۔ اس تحریک کا سال یکم جنوری سے 31 دسمبر تک ہوتا ہے۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق اس قربانی میں حصہ لینا چاہئے۔ اسی طرح نومبائعین میں مالی قربانی کی روح پیدا کرنے کی غرض سے انہیں اس تحریک میں شامل کیا جاتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوں۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن

14-11-15

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو چند تربیتی نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے اور یہی نسبت جماعت میں بھی ہوگی۔ اس لئے عورتوں اور بچیوں کو اپنی اصلاح کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلام نے عورت کو نہایت معزز مقام عطا فرمایا ہے۔ حدیث میں ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے جنہیں جنت کہا گیا ہے انہیں اپنا دینی معیار کس قدر بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ کس قدر عملی اصلاح کی ضرورت ہے۔ کس قدر نیک نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک احمدی عورت کو تو لوگ دوسری عورتوں کی نسبت زیادہ دینی تعلیمات پر کاربند دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ میں سے زیادہ تر خود یا ان کے والدین احمدیت کی وجہ سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ آپ کو اپنے ملک کی مذہبی پابندیوں سے نجات دلانے کے لئے یہاں رہنے کا حق دیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اپنے دینی تعلیمات پر عمل چھوڑ دیا تو اس طرح آپ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دے رہی ہوں گی اور حکومت کو بھی۔ اس لئے احمدیت جس نے آپ کو دنیوی سہولیات والی زندگی دی اس کی تعلیمات پر عمل کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ اگر کوئی آپ کے عقائد کے بارہ میں سوال کرے تو آپ اس کو جواب دے سکیں۔ مثلاً یورپ میں پردے پر بہت اعتراضات اٹھتے ہیں۔ آپ انہیں اپنے عمل سے اور دلیل سے سمجھائیں کہ یہ پردہ کسی جبر کی وجہ سے نہیں ہے۔ عورت میں جو فطری طور پر حیا پائی جاتی ہے اور ہمارا جو مذہب سے لگاؤ ہے وہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم پردہ کریں۔ پھر یہ بات بھی روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے جو عورتیں اپنے پردے اور لباس کا خیال رکھتی ہیں وہ عبادات اور دیگر دینی تعلیمات کی بھی پابندی کرتی ہیں۔ وہ ہر پہلو سے اپنی اصلاح کی کوشش کرتی ہیں اور بچوں کی تربیت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ وہ نماز روزہ کی پابند اور جماعتی چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی ہیں۔ انہیں شوق ہوتا ہے کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کریں اور وہ جس کسی کو ملیں انہیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹ کے بارے میں بتاتی ہیں نیز دیگر جماعتی معلومات کے ذرائع سے آگاہ کرتی رہتی ہیں تا کہ وہ نورِ ایمان جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ اسے اوروں تک پہنچا سکیں۔ پھر انہیں دعاؤں کی بھی عادت ہوتی ہے۔ وہ خلیفۂ وقت کو بھی دعاؤں کے لئے لکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسی دیندار عورتوں سے پیار کا سلوک فرماتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں دعاؤں کی قبولیت کا تجربہ کرواتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کی دعائیں بھی ایسے لوگوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت

اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نرا اسباب پر بھروسہ نہ کرلو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 173-172)

پس میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ یورپ کے معاشرہ میں پائی جانے والی برائیوں سے اپنے کو بچا کر رکھیں۔ آپ کی گفتگو میں، آپ کے عمل میں، آپ کے لباس میں، آپ کے چال چلن میں احمدیت کی جھلک نظر آنی چاہئے۔ آپ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ سنا کریں اور بچوں کو بھی سنایا اور دکھایا کریں تا کہ آپ اور وہ اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کے قریب سمجھیں۔ آپ کی سوچوں میں دین کی باتیں ہوں۔ آپ کے دلوں میں معاشرتی برائیوں اور برے ماحول سے نفرت پیدا ہو۔ اور نیکی اور رضائے باری تعالیٰ کا حصول آپ کا نصب العین ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

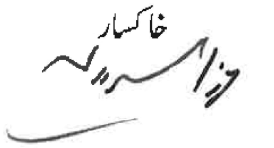

خلیفۃ المسیح الخامس

علامات المقرّبین

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

اسے دے چکے مال و جاں بار بار — ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے — وُہی پاک جاتے ہیں اِس خاک سے

(از درثمین ۔ صفحہ:15)

تحریک جدید

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

شمع شاکر احمد

احمدیت کا وہ پودا جو خدائی منشاء وحکمت کے تحت قادیان کی سرزمین میں ماموِر زمانہ کی دعاؤں اور آنسوؤں کے ساتھ بویا گیا تھا جسے آپ کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی جانی، مالی، جذباتی اور ہر قسم کی قربانیاں خدائی فضلوں کو جذب کرتے ہوئے پروان چڑھا رہی تھیں اپنی خوبصورت اٹھان اور سرسبزی کی وجہ سے جہاں دینِ حق اور حضورﷺ کے عشاق میں خوشی کا عالم پیدا کرتا تھا وہاں دشمنوں اور حاسدوں کے لئے باعثِ تکلیف تھا۔

یہی وہ زمانہ تھا جب احمدیت کی منظّم طریق پر مخالفت شروع ہوئی اس مخالفت کے کئی پہلو تھے مظلوم کشمیریوں کی حمایت میں حضور خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جس قوت و مضبوطی سے آواز اٹھائی وہ اپنے اثرِ افادیت اور نتائج میں انگریزی حکومت اور ہندوؤں کے اندازے اور توقع سے کہیں بڑھ کر تھی چنانچہ اس آواز کو دبانے کے لئے مسلمانوں کے ایک گروہ احرار کو آگے لانے کی کوشش کی گئی جو اسلام کا مقدس نام استعمال کرتے ہوئے ہندو مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشاں تھا۔ چنانچہ احرار نے جماعت کی مخالفت شروع کردی گویا اس نازک وقت میں ہماری جماعت کے لئے مخالفت کی ایک ایسی آگ بھڑکائی گئی جس کا ایندھن مہیا کرنے میں انگریزی حکومت کے با اثر افراد، ہندو ذہنیت، ہندو سرمایہ، اور ہندو پریس پیش پیش تھا۔

1934 میں احرار کے ساتھ مذہبی اور سیاسی طاقتوں نے مل کر جماعت کے خلاف ایک محاذ کھولا اور یہ اعلان کیا کہ:

۱۔ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ ۲۔ ہم منارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہادیں گے۔

۳۔ قادیان اور اس کے نواح سے احمدیت کا نام ونشان مٹادیں گے۔

انگریز حکومت ، احرار، اور بعض دوسرے عناصر کی ملی بھگت سے فتنہ وفساد کی جو آگ جماعتِ احمدیہ کے خلاف بھڑک اٹھی اسے بجھانے اور اس کے بداثرات سے جماعت کو بچانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے تھے کہ الٰہی القاء کے ذریعے قوموں کو زندگی بخش سکیم آپ کے قلبِ صافی پر مرتسم ہوئی۔ اس عجیب وغریب روحانی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

’’جماعت کی ان دنوں حکومت کے بعض افسروں کی طرف سے شدید مخالفت اور ہتک کی گئی اور سلسلہ کا وقار خطرے میں پڑ گیا تھا۔ پس میں نے چاہا کہ جماعت کو خطرہ سے بچاؤں۔ مگر بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی قلب پر تصرف کرتی ہے اور روح القدس اس کے تمام ارادوں اور کاموں پر حاوی ہوجاتا ہے میں سمجھتا ہوں میری زندگی میں بھی یہ ایسا ہی واقعہ تھا۔ جبکہ روح القدس میرے دل پر اترا اور وہ میرے دماغ پر ایسا حاوی ہوگیا کہ مجھے یوں محسوس ہوا گویا اس نے مجھے ڈھانک لیا ہے اور ایک نئی سکیم، ایک دنیا میں تغیر پیدا کرنے والی سکیم میرے دل پر نازل کردی اور میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریکِ جدید کے اعلان سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ قرآنی نقطے مجھ پر پہلے بھی کھلتے تھے اور اب بھی کھلتے ہیں مگر پہلے کوئی معین سکیم میرے سامنے نہیں تھی، جس کے قدم قدم کے نتیجہ سے میں واقف ہوں

اور میں کہہ سکوں کہ اس رنگ میں ہماری جماعت ترقی کرے گی مگر اب میری ایسی حالت ہے کہ جس طرح انجینئر ایک عمارت بناتا ہے اور اسے علم ہوتا ہے کہ عمارت کب ختم ہوگی؟ اس میں کتنی کھڑکیاں ہوں گی؟ کتنے دروازے؟ اور کتنی اونچائی پر چھت پڑے گی؟ اسی طرح دنیا کی اسلامی فتح کی منزلیں اپنی بہت سی تفاصیل اور مشکلات کے ساتھ میرے سامنے ہیں۔ دشمنوں کی بہت سی تدبیریں میرے سامنے بے نقاب ہیں۔ اور یہ تمام امور ایک وسیع تفصیل کے ساتھ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ واقعہ اور فساد خدا تعالیٰ کی خاص حکمت نے کھڑا کیا تھا تا وہ ہماری نظروں کو اس عظیم الشان مقصد کی طرف پھرا دے جس کے لئے حضرت مسیحِ موعودؑ کو بھیجا۔"

(سوانحِ فضلِ عمر۔ جلد سوم۔ صفحہ 299)

"تحریکِ جدید کو پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم کامیابی تحریکِ جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔" (سوانحِ فضلِ عمر۔ جلد سوم۔ صفحہ 298)

"ہر آفت جو مسلمانوں پر آتی ہے اس کے نیچے مخفی خزانہ چھپا ہوا ہوتا ہے پس یقیناً یہ بھی ایک خزانہ تھا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا کہ جماعت کو بیدار کر دیا جو لوگ سست اور غافل تھے ان کو بھی چوکنا کر دیا اور یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو دنیوی نگاہ میں مصیبت تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک رحمت تھا۔ اور میں نے نہیں چاہا کہ اس سے صرف موجودہ نسل ہی حصہ لے بلکہ یہ چاہا کہ آئندہ نسلیں بھی اس سے حصہ پائیں۔ اور اس اعلیٰ طریق پر جو خدا تعالیٰ کے پاک بندے اختیار کرتے آئے ہیں اسے یاد رکھ سکیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔" (سوانحِ فضلِ عمر۔ جلد سوم۔ صفحہ 298)

آپ جماعت سے جس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرنے والے تھے جماعت کو ان کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے اور مستعد رہنے کی خاطر پہلے آپ نے تین حکم دیئے۔

1. ہفتہ کے اندر اندر ہر وہ شخص جس کی کسی سے لڑائی ہو چکی ہے۔ ہر وہ شخص جس کی کسی سے بول چال بند ہے وہ جائے اور اپنے بھائی سے معافی مانگ کر صلح کرے۔
2. جلد از جلد ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو سلسلہ کے لئے اپنے وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں اور بھوکے پیاسے رہ کر بغیر تنخواہوں کے اپنے نفس کو تمام تکالیف سے گزارنے پر آمادہ ہوں۔ جو نوجوان ان کاموں کے لئے تیار ہوں اپنے نام پیش کریں۔
3. ہر وہ شخص جس کا چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے، ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقایا ہے فوراً اپنے بقائے ادا کریں اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے **تحریک جدید کے مطالبات** جماعت کے سامنے رکھے جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- حضور نے سب سے پہلے جماعت سے اس تحریک کے سلسلہ میں جو مطالبہ فرمایا وہ سادہ زندگی اختیار کرنے کا تھا۔ یعنی سادہ کھانا، سادہ لباس، شادی بیاہ کے موقع پر سادگی، مکانوں کی آرائش و زیبائش میں سادگی۔
- دشمن کے مقابلہ کے لئے اس وقت بڑی ضرورت ہے جو گندہ لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے اس کا جواب دیا جائے۔

= تبلیغ کی وسعت کے لئے نیا سلسلہ مبلغین کا ہونا چاہئے اور سرکاری ملازمین تین ماہ کی چھٹیاں لے کر اپنے آپ کو پیش کریں۔

= ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو تین سال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

= احباب اپنی موسمی چھٹیاں، یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں وقف کریں۔

= وہ نوجوان جو گھروں میں بے کار بیٹھے ہیں اور اپنے والدین کو مقروض بنا رہے ہیں انہیں چاہئے غیر ملکوں میں جا کر اپنی قسمت آزمائی کریں تو ان کے لئے بھی بہتر ہوگا اور جماعت کے نوجوانوں میں ترقی کرنے کی روح بھی پیدا ہوگی۔

= جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

= جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاسکتے تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے وہ کرلیں غرض کوئی شخص بیکار نہ رہے۔

= ہر احمدی کو اپنے دل میں یہ اقرار کرنا چاہئے کہ آئندہ وہ اپنا کوئی مقدمہ جس کے متعلق گورنمنٹ مجبور نہیں کرتی کہ اسے سرکاری عدالت میں لے جایا جائے۔ اپنے عدالتی بورڈ اور اپنے قاضی سے شریعت کے مطابق اس کا فیصلہ کرائے گا۔ اور جو بھی وہ فیصلہ کرے گا اسے شرح صدر سے قبول کرے گا۔

تحریکِ جدید کے مطالبات ہماری امنگوں بھری ابھرتی ہوئی جماعت کے لئے ایسی آزمائش تھے جس سے جماعت کے جذبہ قربانی اور ایمان و یقین میں اتنا اضافہ ہوگیا کہ اس تحریک کے بعد پیش کی جانے والی قربانیوں کی مثال آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی خوش قسمت جماعت کے سوا اور کہیں نہیں مل سکے گی۔

مطالباتِ تحریکِ جدید اور حضور کا اپنا نمونہ:

حضرت مصلح موعودؓ نے جب تحریکِ جدید جاری فرمائی اور مطالبات پیش کئے تو سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر خود عمل کر کے نہایت شاندار نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ہمیشہ سادہ کھانا کھاتے، نہایت سادہ لباس پہنتے۔ حضور کا ایک مطالبہ وقفِ زندگی کا تھا آپ نے اپنی زندگی کا ہر ہر لمحہ خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ وقفِ زندگی کے متعلق حضور کا ارشاد تھا کہ ''ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔'' مگر خود حضورؓ کا اپنا نمونہ یہ تھا کہ آپ نے اپنی ساری اولاد کو ہی راہ خدا میں وقف کیا ہوا تھا۔ (سوانح فضل عمر، جلد:3 صفحہ:329)

''مالی قربانی کے سلسلہ میں حضورؓ کا ذاتی نمونہ انتہائی قابلِ رشک اور بے مثال ہے۔ آپ نے ذاتی طور پر اس ایک مد میں 1934ء یعنی تحریکِ جدید کے آغاز سے لے کر 1965ء اپنی زندگی کے آخری سال تک اس مد میں 2,54,468 روپے ادا کیا۔ اس کے علاوہ اپنی نہایت قیمتی ذاتی جائداد ملکیت 1,52,700 روپے بطور عطیہ عنایت فرمائی۔'' (سوانح فضلِ عمر۔ جلد سوم۔ صفحہ 332)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بشاشت ایمان کے ساتھ مالی قربانی پیش کرنے اور حضور کے منشاء کے مطابق تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لجنات حضور انور کے ارشاد کے مطابق روزانہ دو نفل کا التزام کریں۔ جماعت ناروے نے نفلی روزہ کے لئے ہر سوموار کا دن مقرر کیا ہوا ہے۔ جزاکم اللہ

تحریک جدید کے اغراض ومقاصد اور فیوض وبرکات

نسیم مظفر مجلس بیت النصر اوّل

جماعت کی مالی تحریکات میں سے ایک اہم مالی تحریک ”تحریک جدید“ ہے۔جس کے آغاز کا اعلان اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں قادیان کی سرزمین سے ایسے وقت میں فرمایا جب کہ احمدیت کے مخالفین اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ وہ اس جماعت کو مٹا کر رکھ دیں گے۔مخالفت بڑی ہمہ گیر اور منظّم تھی جس کے بارے میں جماعت کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔جس کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی خفی کے ذریعے ایک نظام القاء فرمایا جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے۔
جس کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”یہ مت خیال کرو کہ یہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ مَیں قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسولِ کریم ﷺ کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔پس یہ مت خیال کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے میں اگر مر بھی جاؤں تو وہ دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور اس کے مرنے کے بعد کسی اور سے۔بہر حال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرالے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 1935ء :الفضل 21 دسمبر 1935ء)

”پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خُدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے“ (الفضل 28 نومبر 1944ء)

تحریک جدید کے اجراء کی دو بنیادی اغراض اور مقاصد تھے۔**تبلیغ** اور **تربیت** اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔
چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

”**تبلیغ**: اس سے مراد یہ ہے کہ دُنیا میں توحید کا قیام اور دین حق کی اصل تعلیم کی اشاعت کی جائے۔لوگوں کے سامنے دینِ حق کی صحیح اور خوبصورت تصویر پیش کی جائے۔تا تمام دنیا تک حضرت محمد ﷺ کا پیغام پہنچ سکے اور وہ آپ ﷺ کے جھنڈے تلے آکر نجات پائیں۔اس مقصد کو حاصل کیا جاسکے جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو معبوث کیا گیا تھا۔

تربیت: اس سے مراد کہ احبابِ جماعت کی ایسے رنگ میں تربیت کی جاسکے کہ دُنیا میں اسلامی تمدن قائم ہو۔احبابِ جماعت اپنی زندگیوں کو اس نمونہ کے مطابق ڈھالیں جس کو صحابہؓ نے پیش کیا۔اسی طرح اپنی زندگی گزاریں اور انہی کی طرح ہر وقت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں کیونکہ قربانیوں کے بغیر قومیں ترقی نہیں کیا کرتیں۔قربانیاں قوموں کی سانس ہوتی ہیں جب تک وہ قائم رہتی ہیں قوم زندہ رہتی ہے اور ترقی کرتی چلی جاتی ہے جب قربانیاں نہیں رہتیں تو قومیں بھی نہیں رہا کرتیں۔پس ان قربانیوں کے لئے جماعت کی ایسے رنگ میں تربیت کرنا کہ وہ ماحول پیدا ہو جائے جو قربانیاں کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔“

ان مقاصد کے حصول کے لئے ضرورت تھی آدمیوں کی، روپے کی، عزم واستقلال کی اور دعاؤں کی اس کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کی سکیم پیش کی جس میں آپ نے احبابِ جماعت سے مختلف اوقات میں مختلف مطالبات کئے۔انہی چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے۔یہ ایک ضابطہ حیات ہے۔تحریک جدید دراصل قربانی ہی کا دوسرا نام ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریک جدید کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ہمیں روپے کی ضرورت ہے،ہمیں عزم واستقلال کی ضرورت ہے اور ہمیں ان دعاؤں کی ضرورت ہے جو خُدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے۔جس سے خُدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچا دیا جائے،اس کے ذریعہ ایسے افراد میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خُدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کردیں اور اس کام میں لگا دیں۔تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو، جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے تو تحریک جدید سے میری غرض جماعت میں صرف سادہ زندگی کی عادت پیدا کرنا نہیں بلکہ میری غرض انہیں قربانیوں کے تنور کے پاس کھڑا کرنا ہے۔'' (جماعت احمدیہ کا تعارف،صفحہ:358)

''یادرکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ایسا موقع نہ سینکڑوں سال پہلے کسی کو ملا نہ آئندہ ملے گا''

(مصباح رسالہ نومبر 2011ء : الفضل 17 دسمبر 1945ء)

'' خُدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کردی ہے کہ تم نے بہر حال بڑھنا ہے چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہوں یا نہ ہوں۔پھر جس طرح یہ نہیں ہوسکتا کہ 5،6 سال کے بچے کا لباس 8،9 سال کی عمر کو پورا آسکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ تمہارا پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کروگے،جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا۔اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے۔''

(مصباح رسالہ نومبر 2011ء : الفضل 11 دسمبر 1954ء)

''اگر تم خُدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروگے تو خُدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا۔اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو تو اسے چاہئے کہ بناوٹ سے ہی چلتا جائے۔روحانی طور پر یہ زمانہ تمہارے لئے اس قدر مبارک ہے اگر تم دعائیں کرتے رہو کہ تم بوڑھے نہ ہو تو تمہاری جوانی کا زمانہ ہمیشہ قائم رہے گا روحانی جوانی کو تم سینکڑوں لاکھوں بلکہ کروڑوں سال تک بھی قائم رکھ سکتے ہو اس کا نمونہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! اگلے جہان میں جو جنت ملے گی اس میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا یہ اس بات کا ثبوت ہے اگر کوئی قوم جوان رہنا چاہتی ہے تو اس پر بڑھاپا نہیں آتا پس اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی اگر ایسا کرتے ہوئے تمہیں بشاشت محسوس نہیں ہوتی تو خُدا تعالیٰ کی خاطر بناوٹ کے طور پر اپنی قربانی بڑھاؤ ایسا کرنے سے اگلے سال تمہیں سچے دل سے خُدا کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق مل جائے گی۔'' (مصباح رسالہ نومبر 2011ء : 11 دسمبر 1954ء الفضل)

''مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے دینِ حق کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خُدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ عزت کا مقام پائیں گے'' (مصباح رسالہ نومبر 2011ء : الفضل 30 نومبر 1939ء)

تحریک جدید کے فیوض وبرکات:

قربانی کے ہر میدان میں نئے ریکارڈ قائم کئے گئے۔حضور نے ساڑھے ستائیس ہزار کا مطالبہ کیا تھا۔جماعت نے لاکھوں پیش کردئے۔حضورؓ نے واقفینِ زندگی کا مطالبہ کیا جماعت کے پڑھے لکھے افراد نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔احمدی ماؤں نے اپنے اکلوتے بچوں کو خدا کی راہ

میں پیش کر دیا۔ حضور نے سادہ زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی۔ جماعت حضور کی توقعات پر پوری اتری اور سادہ زندگی کی وجہ سے اخراجات کم کر کے بلکہ اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کر دئے۔ امانت فنڈ کے مطالبہ کو حضور کی توقع سے بڑھ کر پورا کیا تبلیغ کے میدان کو وسیع کرنے کا مطالبہ کیا تھا جماعت نے دیوانہ وار اس کام کو شروع کیا۔ اس دور میں تحریکِ جدید کے تحت مبلغ جاپان، سماٹرا، جاوا، سپین، اٹلی، ہنگری، پولینڈ، البانیہ، یوگوسلاویہ، امریکہ، اور افریقہ کے بعض ساحلوں پر بھی گئے۔ اور ان مبلغین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

تحریکِ جدید کی تحریک 1934 میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی تھی اسکے ساتھ خدا کا یہ سلوک تھا کہ تحریکِ جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر سے عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر آگے بڑھ رہا ہے۔ اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی غریب جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور مہینوں روپے دو روپے اکٹھے کر کے تحریکِ جدید کے چندے نہ دئے ہوتے تو آج کڑوروں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جتنے چندے آج یورپ، امریکہ، افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آرہے ہیں یہ سارے تحریکِ جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دئے گئے اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دئے گئے تھے۔ ان چندوں میں حضرت مسیحِ موعودؑ کے صحابہؓ شامل تھے، اوّل درجہ کے تابعین شامل تھے اور مہاجرین الی اللہ شامل تھے۔

تحریکِ جدید میں حصہ لینے والوں کی ایمان افروز واقعات:

ایک بزرگ مخلص احمدی اپنے ایمان و اخلاص کا والہانہ انداز میں اظہار کرتے ہیں کہ سیدی! میں چندہ میں اضافہ کرتا ہوں میرا مولا میری آمدنی میں اضافہ کرتا ہے اور میرے مال اور اولاد میں برکت بخشتا ہے۔ چندہ میں نہیں دیتا میرا خالق و مالک دیتا ہے میں بس منی آرڈر کر دیتا ہوں میں نے قرض بھی دینا تھا ان سالوں میں وہ بھی اتر گیا مکان کچے تھے پختہ ہو گئے۔ میں تو سمجھتا ہوں تحریکِ جدید کا چندہ اکسیر ہے کیمیا گری ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اخلاص کی ایک عجیب ادا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آج ہی باہر سے ایک خط آیا۔ وہ شخص معمولی ملازم یعنی ڈاکیا ہے اس نے لکھا ہے کہ تراجمِ قرآنِ کریم کی تحریک میں قرآنِ کریم کا ایک زبان میں ترجمہ اور اس کی چھپوائی کا خرچ اٹھائیس ہزار روپے دینے کی تو مجھے توفیق نہیں مگر خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اور کچھ نہیں تو ہمت کر کے اٹھائیس ہزار پائیاں اس مد میں ادا کر دوں۔ حضورؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حساب کیا ہے اٹھائیس ہزار پائیاں اس کی نو ماہ کی تنخواہ بنتی ہے۔ یہ ایک مثال ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو توفیق دے دی اور اس کے ذہن میں ایک خیال پیدا کر دیا کہ اس پر عمل کر کے میں ثواب حاصل کروں۔

"دارالسلام تنزانیہ کے ایک احمدی دوست عیسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ: جب سے مَیں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی شروع کی ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے افضال اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھے ہیں۔ اتنی برکات نازل ہوئی ہیں کہ جو بے شمار ہیں۔ مثال کے طور پر کہتے ہیں کہ خاکسار کا پہلے ایک گھر تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین گھروں کا مالک ہوں۔ میری اولاد بھی بہترین جگہ پر تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

کیرالہ انڈیا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ: ایک جماعت کے ایثار پیشہ مخلص دوست نے گزشتہ سال اپنا تحریک جدید کا چندہ دوگنا اضافے کے ساتھ ادا کیا اور بفضل تعالیٰ امسال بھی غیر معمولی اضافے کے ساتھ ادائیگی کی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ انہوں نے سات سال قبل تیس ہزار روپے کے سرمائے اور صرف تین مزدوروں کے ساتھ کے کام شروع کیا تھا جبکہ اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری انڈیا، دبئی اور انڈونیشیا

میں ''روبر لکڑی کے فرنیچر'' کی آٹھ فیکٹریاں ہیں جن میں پانچ سو سے زائد کاریگر کام کرتے ہیں۔ یہ ترقی جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ محض چندوں کی باوقت ادائیگی کی برکت سے ہے۔ موصوف کہتے ہیں کہ مَیں جب بھی چندہ ادا کرتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے شام تک اس سے کہیں زیادہ عطا کر دیتا ہے اور مالی تنگی کا سوال ہی نہیں کہ کبھی میں نے محسوس کی ہو۔'' (الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2014ء تا 04 دسمبر 2014ء)

تحریک جدید کے تحت ہونے والے کام:

خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جون 1970 میں تحریکِ جدید کے تحت نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا اجراء کیا۔

اس طرح چار خلافتوں میں تیرہ ممالک میں 64 اسپتال قائم ہوئے۔ سکولز قائم کئے گئے افریقن ممالک میں بہت سے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے جس میں صاف پینے کے پانی ، سر چھپانے کے لئے سستے گھر اور بجلی کی روشنی کے پراجیکٹس شامل ہیں جس میں بجلی کے ساتھ

ساتھ MTA کی ٹرانسمیشن بھی ہے تا کہ لوگ حضرت مسیحِ موعودؑ کا پیغام سن سکیں اور اس سے مستفید ہو سکیں 10 ممالک کے 150 گاؤں میں بجلی کا سسٹم لگایا جا چکا ہے۔ صاف پینے کے پانی پر 8 ملکوں میں 553 صاف پانی کے پمپس کا انتظام کیا گیا ہے۔ پہلا ماڈل ولج برکینا فاسو میں مہدی آباد کے نام سے بنایا جا رہا ہے۔

12 ملکوں میں **38** اسپتال اور **341** اسکول کام کر رہے ہیں۔ سال 2012 میں افریقہ کے انیس ممالک میں 99 مساجد تعمیر ہوئی ہیں جن میں سے 65 مساجد کا خرچ مرکز نے دیا ہے۔ اس کے علاوہ ممالک ہیں جن میں 26 مساجد اور 70 مشن ہاؤس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ آئرلینڈ کی مسجد میں نصف حصہ مرکز نے ادا کیا ہے۔ سپین میں ویلنشیاء میں جو مسجد بنی ہے اس کا اسی فیصد مرکز نے ادا کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیش میں دو انڈیا میں 40 فلپائن میں ایک نیپال میں تین گوئٹے مالا اور مارشل آئرلینڈ میں بھی مرکز نے خرچ کیا ہے۔

ان ملکوں کی تعداد 71 ہے جن میں 421 مربیان اور 2006 مقامی معلمین ہیں جن میں مرکز سے گرانٹ جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 350 سٹوڈنٹس ایسے ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہین جن کا خرچ جماعت برداشت کر رہی ہے۔ اور یہ تعداد صرف ان سٹوڈنٹس کی ہے جو ایم ایس سی یا پی ایچ ڈی وغیرہ کر رہے ہیں۔

تحریک جدید کے ادوار

تحریک جدید کا آغاز 1934 میں ہوا۔ شروع میں یہ تحریک عارضی تھی لیکن جب 10 سال کا عرصہ گزرا۔ تو آپ نے اس کے کام کی نوعیت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کو مزید آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا اور پہلے دفتر کا دور 10 سال کا تھا اور اس کے بعد 19 سال کا دور ہے۔ دفتر اول میں شامل ہونے والوں کو پانچ ہزاری مجاہدین کا نام دیا۔

دفتر اول: **1934-1945**

دفتر دوئم: **1944-1965**

دفتر سوئم: **1965-1985**

دفتر چہارم: **1985-2004**

دفتر پنجم: **2004** سے دفتر پنجم کا اجراء خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ **2004** سے شامل ہونے والے مجاہدین کا شمار اس دفتر سے ہوگا۔

پس یہ سارے کام جماعت کی ترقی کے لئے ہیں، انسانیت کی خدمت کے لئے ہیں، دنیا کو دین کی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے ہیں۔ یہ سب ایسے کام ہیں جن میں ہم براہِ راست شامل نہیں ہو رہے۔ لیکن چندوں کی ادائیگیوں کی صورت میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا حصہ بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پانے والے لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں۔

+ + + + + + +

وقفِ جدید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواہش کی تکمیل

درِدانہ نور مجلس ننید ال

وقفِ جدید کا پس منظر تو وہ تربیتی کمزوری اور اخلاقی انحطاط ہے جس کی رفتار تقسیمِ پاک و ہند کے بعد کئی وجوہ سے خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی۔ حضرت اقدس المصلح موعودؓ نے اپنی خداداد فراست سے اس خطرے کو بڑی شدت سے محسوس فرمایا۔ جس کی اگر بروقت روک تھام نہ کی جاتی تو یہ ایک ایسی شکل اختیار کر سکتا تھا کہ جو قابو سے باہر ہو جاتی۔ اور پیشتر اس کے کہ ہم اسلام کو غیر ملکوں اور غیر مذاہب میں پھیلانے میں کامیاب ہوتے یہ خطرہ تھا کہ خدانخواستہ ہم خود از سرِ نو ہدایت کے محتاج ہو چکے ہوتے۔ ایسی صورت میں وہ لوگ جنہیں ہم ہدایت کی طرف بلانے جاتے ہمارے پیغام کو ٹھکرا کر بڑی حقارت سے ہمیں یہ کہہ سکتے تھے کہ ''اے طبیب خود اپنا علاج کر''

دوسرا پس منظر اس فوری اور اشد ضرورت سے بہت قبل کا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواہش سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقفِ جدید ہی کی قسم کا نظام برِصغیر پاک و ہند میں جاری فرمانا چاہتے تھے چنانچہ فرماتے ہیں۔

''اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و منظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں تا کہ حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن ضعف و قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔'' (سوانح فضلِ عمر جلد سوم صفحہ: 349)

اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وقفِ جدید حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی ایک خواہش کو پورا کرنے کی غرض سے جاری کی گئی۔ یہ کون نہیں جانتا کہ انبیاء کی خواہش ایک عام انسان کی خواہش کی طرح نہیں ہوتی بلکہ ان کے دل کے میلانات اور آرزوئیں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور باریک در باریک حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ پس ایک طرف اس خواہش کا اسی برس قبل حضرت مسیحِ موعودؑ کے دل میں پیدا ہونا اور دوسری طرف ہماری آنکھوں کے سامنے وہ حالات پیدا ہو جانا جو بڑی شدت سے نظامِ وقفِ جدید کا تقاضہ کر رہے تھے اس تحریک کا پس منظر بتاتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے کہ حضرت مسیحِ موعودؑ کی تمام خواہشات آپ کے زمانہ میں پوری ہوئیں یا ان کی بنیادیں رکھی گئیں۔ وقفِ جدید کی بنیاد بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ ہی کے ہاتھوں رکھی جانی مقدر تھی چنانچہ 1958 میں عید الاضحیٰ کے موقع پر آپ نے وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے قیام کا اعلان فرمایا۔'' (سوانح فضلِ عمر جلد سوم صفحہ: 350)

وقفِ جدید کے قیام کا بنیادی مقصد دیہاتی جماعتوں کی تربیت و اصلاح ہے۔ جس طرح احمدیت اسلام کی احیائے نو کی تحریک ہے اسی طرح محدود پیمانے پر وقفِ جدید احمدیت کی احیائے نو کی ایک تحریک ہے۔ جس کے زیرِ انتظام دیہاتی علاقوں میں احمدیوں کے مذہبی، روحانی اور اخلاقی اقدار کو اسلامی معیار کے مطابق بلند تر کرتے چلے جانے کا عظیم الشان کام سرانجام دینا ہے۔ ان کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا ایسا عمدہ اور مستقل انتظام کیا جائے کہ ان میں روحانی زندگی کو نہ صرف برقرار رکھنے کی اہلیت پیدا ہو جائے بلکہ اس زندگی میں نمو اور افزائش بھی ہو اور دیہات میں بسنے والی حضرت مسیحِ موعودؑ کی روحانی اولاد ایسے ہرے بھرے شاداب باغوں کی طرح ہو جائے۔

اس مقصد کے حصول کی راہ میں دو بڑی مشکلات حائل تھیں ۔اول واقفینِ زندگی کی کمی اور دوسرے مالی تنگی ۔
حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''کہ اللہ تعالیٰ پر ہی نگاہ ہے کہ وہ اپنے خاص فضل سے فرشتوں کو اتارے وہ احباب کے قلوب کو اس اہم تحریک کی طرف مائل کریں اور ان کی قربانی کے جذبے کو فروغ دیں۔تاہم ایک بار پھر حضرت مسیحِ موعودؑ کے اس الہام کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھیں کہ **يَنصرك رجال نوحي اليهم من السمآء** کہ ایسے مردانہ صفت انسان تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے کہ اٹھو اور میرے بندے کی نصرت کے لئے آگے بڑھو!'' (سوانحِ فضلِ عمر جلد سوم صفحہ:352)

پس وقفِ جدید کو اگر آج حقیقی اسلام یعنی احمدیت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے تو کسی انسانی کوشش یا تدبیر کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا چھینٹا ہے اس تائیدِ آسمانی کی ایک جھلک ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ تمام نیک تحریکات کو حاصل تھی اور ہے اور رہے گی۔یہ آسمانی پانی کا کرشمہ ہے کہ آج ہم محمد عربی ﷺ کی ان کھیتیوں کو جنہیں حضرت مسیحِ موعودؑ نے اپنے آنسوؤں بلکہ اپنے خون سے سینچا تھا پھر سے ہرا بھرا ہوتے اور لہلہاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔اور ایک ایسا روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے جس کی ترجمانی حضرت مسیحِ موعودؑ کے اس شعر سے ہوتی ہے۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں　　کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں　　(از درِّ ثمین)

''پس اے مخلصین جماعت! کہ جن کی مالی اور جانی قربانیاں اپنے رب کے حضور مقبول ہو رہی ہیں۔کچھ اور آگے قدم بڑھاؤ اور ان قربانیوں کی رفتار تیز تر کر دو اگر اپنی جانیں پیش کرنے کی ہمت اور توفیق پاتے ہو تو خلوص کی طشتریوں میں سجا کر اپنی جانیں رب العزت کے حضور پیش کرو تا کہ ان واقفینِ زندگی کی صف میں شمار کئے جاؤ جن کے نام تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔اور جن کے کاموں کو ابدالآباد مرنے نہیں دیا جائے گا۔لیکن اگر ابھی اتنی ہمت اور توفیق نہیں پاتے تو مالی قربانی کے میدان میں قدم مارو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اعلانیہ بھی مال نچھاور کرو اور خفیہ بھی۔لاکھوں پر خوش نہ ہو کہ تمہاری توفیق اور استطاعت کے ساتھ ضرورتِ دینیہ بھی بڑھتی جاتی ہے۔آج دینِ اسلام کو اپنی اشاعت کے لئے لاکھوں نہیں کڑوروں نہیں بلکہ اربوں کی ضرورت ہے۔آج ضرورت ہے لاکھوں ایسے فدائیانِ اسلام کی جن کا دنیا کمانے سے مقصد سوائے اس کے کچھ اور نہ ہو کہ وہ اپنے اموال کو دین اور بنی نوع انسان کی خدمت میں ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر خرچ کریں۔آج ضرورت ہے کہ ہم میں وہ نور الدینؓ پیدا ہوں جو اپنی جانی و مالی قربانی میں صدیقیت کے نمونے پیچھے چھوڑ گئے اور امامِ وقت کے حضور یوں کمالِ فدائیت کے ساتھ اپنا سب کچھ پیش کر دیا اور فرمایا: ''اگر اجازت ہو تو نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دے دوں۔میں آپ پر قربان ہوں میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو گیا تو میں مراد کو پہنچ گیا۔مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کیلئے تیار ہوں۔دعا فرماویں میری موت صدیقیت کی موت ہو۔'' (سوانحِ فضلِ عمر جلد سوم صفحہ:359-358)

پس اے مخلصینِ جماعت آپ ہی تو وہ گروہ ہیں جنہیں مل جل کر دینِ اسلام کے سب بوجھ اٹھانے کی خدمت سونپی گئی جنہیں یہ عظیم الشان سعادت نصیب ہوئی۔پس اس راہ میں تھکیں نہ ماندہ ہوں بلکہ اپنی خوش قسمتی اور سعادت سمجھتے ہوئے دینِ اسلام کی خدمت سے حصہ پائیں۔

اہمیت و عظمت: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی باقاعدہ جماعتی اور دینی خدمات کا آغاز تحریک وقفِ جدید کی مجلس کے پہلے ممبر کی حیثیت

سے ہوا۔آپ کو لمبا عرصہ وقفِ جدید میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ نے اس تحریک کی روحانی، اخلاقی، معاشرتی اثرات و برکات کے پیش نظر دسمبر 1985 میں اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا۔اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے دنیا بھر کے تمام احمدیوں کے لئے کھول دیے۔ اس تحریک کے حوالے سے چندہ بڑھا کر دینے کی برکت کی ایک مثال پیش کرتی ہوں۔

'' محترمہ ذکیہ مظفر دار العلوم شرقی ربوہ کہتی ہیں کہ چندہ وقفِ جدید بڑھانے کی تحریک پر میں نے ایک ہزار کا اضافہ کر دیا۔جبکہ میری ساتھی ٹیچر نے پانچ سو کا اضافہ کیا۔ہم دونوں کا ایک ہی گریڈ تھا اور ایک جتنی ہی تنخواہ تھی۔کچھ عرصہ بعد میری تنخواہ میں پانچ سو کا اضافہ ہو گیا اور ریٹائرڈ منٹ تک اس ساتھی ٹیچر سے میری تنخواہ پانچ سو روپے زائد ہی رہی۔سوچا کرتی تھی کہ یہ وہ پانچ سو ہیں جو میں نے ایک بار اپنی ساتھی ٹیچر سے زائد اللہ کی راہ میں پیش کئے تھے۔'' (روزنامہ الفضل 15 نومبر 2002ء صفحہ:5)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف موقعوں پر مختلف معیاروں کو اختیار کرنے کی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا تھا۔اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اسکی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ وعدہ لکھوادے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے اور اگر ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو روپے ہی بطور وعدہ لکھوادے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔

ہدایات بابت چندہ

= کوشش کی جائے کہ کوئی فردِ جماعت مرد، عورت، جوان، بوڑھا یا بچہ ان پاک تحریکات میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔

= نو مبائعین کو بھی اس مقدس سکیم میں شامل کیا جائے۔

= خاندان کا سر پرست اس امر کو یقینی بنائے کہ گھر کا کوئی فرد اس سکیم میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے حتّٰی کہ نئے پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے بھی چندہ ادا کیا جائے۔

= نئے کمانے والے جو پہلے اپنے والدین کے زیر کفالت تھے، برسر روزگار ہونے کے بعد ان سے ان کی آمد کے مطابق وعدے لئے جائیں۔

= وہ وفات شدگان جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم میں حصہ لے رہے تھے، ان کے عزیز و اقارب کو ان کی مالی قربانی جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔

= ہر طرح سے کوشش کی جائے کہ کوئی بھی فرد جماعت ان بابرکت تحریکات میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے تا وہ خدا تعالیٰ کی برکات و افضال سے حصہ پانے والا ہو۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ '' حضرت محمد ﷺ نے حضرت اسماءؓ بنتِ ابی بکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔اپنے روپوں کی تھیلی کا منہ بخل کی وجہ سے بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔جتنی طاقت ہے دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو۔'' (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ) (مالی قربانی، صفحہ:12)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دل کھول کر ان تحریکات میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔آمین

وقفِ جدید کی اہمیت و برکات

نسیم اختر   مجلس بیت النصر اوّل

تقسیم ہندوستان کے بعد لاکھوں خاندانوں کو اپنا گھر بار عزیز رشتہ داروں اور برادری کو چھوڑ کر ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ یہاں رہائش پذیر ہونے اور اپنے آپ کو اس ماحول میں ڈھالنے کے لئے بہت سے مسائل کا سامنا تھا جس میں ایک بنیادی مسئلہ تعلیم و تربیت تھا۔ اس ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے احمدیوں کو مذہبی، روحانی اور اخلاقی اقدار کو دینِ حق کے معیار کے مطابق بلند کرتے چلے جانے کی سکیم کو حضرت مصلح موعودؓ نے وقفِ جدید کے نام سے جاری فرمایا۔

جن علاقوں میں تعلیم کی کمی یا مرکز کی آنکھ سے اوجھل ہونے کے باعث مرورِ زمانہ کا شکار ہونے کا زیادہ خطرہ تھا۔ ان کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کے لئے عمدہ اور مستقل انتظام کی ضرورت تھی جس میں ان کی روحانی زندگی نہ صرف برقرار رکھنے کی اہلیت پیدا ہو بلکہ اس زندگی میں نمو اور افزائش بھی ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی اولاد ایسے ہرے بھرے شاداب باغوں کی طرح ہو جائے جو دیکھنے والوں کو خوش کرتی ہے اور فرحت دیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے القائے الٰہی کے تحت جماعت کی رُشد و اصلاح اور دعوت الی اللہ کی غرض سے 27 دسمبر 1957ء کو اس سکیم کو وقفِ جدید کے نام سے جماعت کے سامنے پیش کیا۔ **وقفِ جدید کی تحریک حضرت مصلح موعودؓ کی عہدِ مبارک کی آخری یادگار الٰہی تحریک تھی اور آپ کے کارہائے نمایاں میں سے ایک عظیم الشان تحریک ہے جو رہتی دُنیا تک قائم رہے گی اور یہ انقلاب انگیز تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصدِ عالیہ کی ایک اہم اور مبارک کڑی ہے۔**

حضرت مصلح موعودؓ نے اس مبارک تحریک کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس (وقفِ جدید) کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری رکھنے پڑیں گے اور چاروں طرف رُشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور پھر وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑے تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم (وقف جدید) پر عمل کیا جائے۔

حضورؓ نے مزید فرمایا:

کانٹوں کنڈیوں سے ایک ایک مچھلی گھنٹوں انتظار و صبر کے بعد پکڑنے کا زمانہ گزر گیا ہے اب سمندر میں مہا جال ڈالنے کا وقت آ پہنچا ہے اب ہمیں سمندر میں مہا جال ڈالنا ہے۔ وقفِ جدید کی تحریک ہی وہ مہا جال ہے۔ '' (خطبہ جمعہ 7 جنوری 1958ء)

اس تحریک کی اہمیت اور کامیابی کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں بے حد جوش اور لگن تھی اس کا اندازہ آپؓ کے درج ذیل ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: یہ کام خُدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خُدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خُدا تعالیٰ ان لوگوں کو

الگ کردے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا پس میں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کی توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔''

(کتاب مالی قربانی : پیغام حضرت مصلح موعود الفضل 7 جنوری 1958)

وقفِ جدید دو اجزاء پر مشتمل تھی۔

(۱) واقفین زندگی اور معلمین کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا نظام۔ (۲) مالی قربانی کا نظام۔

1958ء میں حضورؓ نے جلسہ سالانہ پر وقفِ جدید کی خوش کُن کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس سال 90 معلم وقفِ جدید کا کام کر رہے ہیں اور ستر ہزار کے وعدے جماعت کی طرف سے آئے ہیں اور اس تحریک کی معرفت 400 بیعتیں آئی ہیں۔ اصلاح وارشاد کی معرفت 154 افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اگر جماعت چندہ بڑھائے تو ہم بیماریوں کو دور کرنے میں ملک کی مدد کر سکتے ہیں کیونکہ وقفِ جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں۔ (زینب جولائی تا ستمبر 2009ء : الفضل 25 جنوری 1959ء)

خلافتِ ثانیہ کے اختتام تک 71 معلمین کام کر رہے تھے جن کے ذریعہ 64 مراکز میں اصلاح وارشاد کی سکیم چلائی جا رہی تھی۔ ان معلمین کے ذریعہ 3827 افراد احمدیت میں داخل ہوئے اس کے لئے باقاعدہ مدرسہ قیامِ عمل میں لایا گیا جس کا نام مدرسۃ الظفر ہے۔ 1996ء میں عرصہ تعلیم 2 سال اور 2005ء میں 3 سال کر دیا گیا۔

آغاز میں یہ تحریک صرف پاکستانی اور بھارتی احمدیوں کے لئے تھی چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس خواہش کی تکمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 27 دسمبر 1985ء کو وقفِ جدید کو عالمگیر تحریک بنا دیا اور آج ہم ساری دُنیا میں اس بابرکت تحریک کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔

دُنیا کے ہر ملک میں یہ تحریک نفوذ کرتی چلی جارہی ہے۔ پاکستان کی سرزمین سے اُٹھنے والی آواز دُنیا کے ہر برِ اعظم میں اس کے مجاہدین پیدا کرتی چلی جارہی ہے کیا مالی قربانی اور کیا جانی قربانی، ہر قربانی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔

وقفِ جدید کا سال یکم جنوری سے 31 دسمبر تک شمار کیا جاتا ہے اس چندے کی درج ذیل مدات ہیں۔

چندہ وقفِ جدید بالغاں اس کے دو حصے ہیں۔ ایک احبابِ جماعت اپنی استطاعت کے مطابق چندہ ادا کرتے ہیں اور دوسرے صفِ اول کے معاونین ایسے افراد جو ایک ہزار یا اس سے زائد سالانہ ادا کرتے ہیں۔ صفِ دوئم کے معاونین ایسے افراد جو 500 روپے سے 999 روپے تک سالانہ ادا کرتے ہیں۔

چندہ وقفِ جدید اطفال وناصرات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 7 اکتوبر 1966ء کو اس دفتر کا اعلان فرمایا۔ آپؒ نے 15 سال کے لڑکے اور لڑکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

میں آج بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خُدا اور اس کے رسول کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کاموں میں جو رخنہ پڑ گیا اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو۔ وہ بچے جو سات سے پندرہ سال کے ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقفِ جدید میں دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں بار نہیں پڑے گا۔ اگر احمدی بچے اس پر 50 ہزار روپے پیش کر دیں تو وہ دُنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔'' (الفضل 12 اکتوبر 1966)

جماعت کے بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جیب خرچ اور عیدی حضور کو پیش کر دی۔

امدادِمرکز وقفِ جدید کے تحت ضلع تھرپارکر میں جہاں ہندوؤں کی ایک کثیر تعداد ہے وہاں داعی الی اللہ کے کام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1978ء میں ایک خصوصی امداد مرکز کے نام سے قائم فرمائی جس کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 جنوری 2006ء میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں، ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (مسجد) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے اس کے لئے بہرحال جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں اور یہ سب ایسے ہونے چاہیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں آئندہ سالوں واقفینِ نو بھی میدانِ عمل میں آجائیں گے لیکن جوان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔''

حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریک کے ذریعہ ہمارے لئے مسلسل نیکیاں کمانے کا دروازہ کھول دیا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک موقع پر فرمایا: ''خُدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقفِ جدید کا دروازہ ہے، اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔'' (خطبہ جمعہ 30 دسمبر 1966ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلفائے کرام کی توقعات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

بقیہ دعائیہ اعلانات:

☆ محترمہ فرخندہ سرفراز اپنے شوہر کے نئے کاروبار میں کامیابی اور برکت کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ سعیدہ انور اپنے شوہر اور بچوں کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ امتہ القیوم اپنے بچوں کی دینی اور دنیوی ترقی کے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ صادقہ روحی کی صحت اور تندرستی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

☆ محترمہ مریم امتیاز اپنے بڑے بیٹے کی شادی کے موقع پر دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ قراۃ العین اپنے شوہر کی صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں اور بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

☆ محترمہ شگفتہ رحمان اپنی بھابھی مکرمہ فریدہ قدیر کے لیے جماعت سے عاجزانہ درخواست کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ انھیں اپنی جناب سے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز اپنے لئے اور بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ امتہ الرؤف اپنے بیٹے سید طارق شاہ کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی جناب سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

☆ محترمہ آمنہ وارث اپنے بچوں کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ فریحہ اظہر اپنے بچوں کے نیک، خادم دین اور ان کی لمبی عمر کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ خیر النساء اپنے بچوں کے نیک، خادم دین اور ان کی لمبی عمر کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ بلقیس اختر اپنی اور اپنے شوہر کی صحت و تندرستی اور بچوں کی امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

وقفِ جدید اور خدمتِ خلق

بلقیس اختر مجلس تھوئین

مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور ان کی مصیبتوں پریشانیوں کو دور کرنا اور مدد کرنا جماعت احمدیہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد ہے۔اس کے کئی طریقے ہیں مال کے ذریعے،علم کے ذریعے، ہنر کے ذریعے۔جماعت احمدیہ ہر طریقہ سے خدمتِ خلق میں مصروف ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جن شرائطِ بیعت پر عمل کرنا جماعت کے لوگوں کے لئے لازمی قرار دیا ان میں سے چوتھی شرط یہ ہے:''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد صلاحیتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتا رہے گا۔''

حضرت مفتی صادق صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ:''ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔اول خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا'' (جماعت احمدیہ کا تعارف صفحہ:357)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا دل چاہتا تھا کہ خدا نے آپؑ سے جو پیاری پیاری باتیں کی تھیں،خدا جو راتوں کو آپؑ سے بولا کرتا تھا وہ ساری باتیں ساری دنیا میں اشاعت کرکے پھیلا دیں۔جیسے کسی کو ایک نعمت ملتی ہے **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** (الضحیٰ:۱۲) اس کے مطابق آپ کا دل بیقرار رہا کرتا تھا لیکن پیسے نہیں تھے، بے سروسامانی کی حالت تھی اور حضورؑ نہایت ہی درد سے ملک ہند کو خطاب کرکے کہتے ہیں کہ:

''اے ملک ہند! کیا تجھ میں کوئی ایک باہمت امیر نہیں کہ اگر اور نہیں تو فقط اسی شاخ کے اخراجات کا متحمل ہو سکے۔''

یہ شاخ **اشاعت لٹریچر، اشاعت کتب** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی شاخ ہے۔جس کا آپؑ نے پہلے ذکر فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے انہی ارشادات کی روشنی میں ہم نے وقف جدید کی طرف سے ایک مستقل شعبہ، شعبہ اشاعت لٹریچر قائم کیا اور ہمارا مقصد یہ تھا کہ کلیۃً حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کی اشاعت کی جائے۔اللہ کے فضل سے یہ کام جاری ساری ہے۔اسلام کی صحیح تعلیم لوگوں تک پہنچا کر خدمت کا کام کیا جا رہا ہے۔'' (خطباتِ طاہر 'تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت' صفحہ:14-13)

وقف جدید خدمت خلق میں بڑا بھاری کام کر رہی ہے۔معلمین کو ہومیو پیتھک بھی سکھائی جاتی ہے،طب بھی سکھائی جاتی ہے کمپونڈری بھی سکھائی جاتی ہے اور ایسی دور افتادہ جگہوں میں جہاں کوئی ڈاکٹری امداد مہیا نہیں ہوسکتی یہ لوگ خدمت خلق بھی کرتے ہیں انہیں سوشل کام بھی سکھائے جاتے ہیں یہ دیہات سدھار کا کام بھی کرتے ہیں، یہ تبلیغ اسلام بھی کرتے ہیں، یہ جماعتوں کی تربیت بھی کرتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم وقف جدید کے تحت اسلامی تعلیم کو عورتوں میں رائج اور راسخ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے اور اسلامی اقدار کے مطابق اچھی مائیں پیدا کرنے کے سلسلہ میں عظیم قومی خدمت میں مصروف ہے۔

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم بھی وقف جدید کے تحت بچوں کو اسلامی رنگ میں تربیت دینے پر کمربستہ ہے اور محروم بچے جو گھروں میں دینی تعلیم و تربیت سے بے نصیب رہے، اس تنظیم کے دائرہ میں آکر دین سیکھنے اور دین پر عمل پیرا ہونے کی مشق کر رہے ہیں۔

اس وقت جماعت میں ایسی کئی تحریکات ہیں جو خدمتِ خلق کے کاموں میں دن رات مصروف ہیں ان میں سے ایک تحریک وقفِ جدید ہے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 27 دسمبر 1957 میں کیا۔ حضورؓ نے فرمایا: ''اگر جماعت وقفِ جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دُور کرنے میں ہم ملک کی مدد کر سکیں گے۔ کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے۔'' (جماعت احمدیہ کا تعارف صفحہ:403)

حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے اس ارشاد کی روشنی میں خدمتِ خلق کے میدان میں وقفِ جدید کے تحت معلمین کی خدمات قابلِ قدر ہیں۔ چند ایک خدمات کا ذکر ذیل میں درج ہے:

فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری:

جب وقفِ جدید کی تحریک کا آغاز کیا گیا تو حضورؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اس کا نگران مقرر کیا تو حضورؒ نے ذمہ داری سنبھالنے کے معاً بعد دفتر وقف جدید میں فضل عمر فری ہومیو ڈسپنسری قائم فرمائی اور خلافت کے منصب پر متمکن ہونے تک خود مریضوں کو دیکھ کر مفت علاج کرتے رہے۔ یہ ڈسپنسری اب بھی خدا کے فضل سے بدستور جاری ہے اور اس سے روزانہ سو سے زائد مریض مشورہ اور دوائی مفت حاصل کرتے ہیں۔ (جماعت احمدیہ کا تعارف صفحہ:403)

المہدی ہسپتال مٹھی:

اللہ کے فضل سے وقف جدید صوبہ سندھ بالخصوص تھرپارکر جیسے پسماندہ علاقہ میں سسکتی انسانیت کی بہت ہی غم خوار ثابت ہو رہی ہے اس علاقہ میں بنی نوع انسان کے روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کا علاج ہو رہا ہے۔ معلمین وقفِ جدید کے ذریعہ ہومیوپیتھی طریق علاج اور طب یونانی طریق علاج کے علاوہ 1992 سے مٹھی علاقہ تھرپارکر سندھ میں مجلس انصار اللہ پاکستان کے تعاون سے تعمیر ہونے والے المہدی ہسپتال کے ذریعہ ایلوپیتھی طریق علاج سے دکھی لوگوں کا علاج کیا جا رہا ہے اللہ کے فضل وکرم سے المہدی اسپتال شفایابی اور حسن انتظام کے لحاظ سے ایک مقام حاصل کر چکا ہے۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے افسران اور اکثر علاقے کے وڈیرے اور بڑے زمین دار بھی اس اسپتال سے علاج کروانا پسند کرتے ہیں اور آنکھوں کے آپریشن کے سلسلے میں کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ (جماعت احمدیہ کا تعارف صفحہ:404)

طاہر ہسپتال نگر پارکر:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 5 اپریل 2009ء سے نگر پارکر صوبہ سندھ پاکستان میں وقف جدید پاکستان کے تحت ایک عظیم الشان ہسپتال دکھی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔ یہ ہسپتال لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے تعمیر ہوا۔ اس ہسپتال کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہسپتال تجویز فرمایا ہے۔ (جماعت احمدیہ کا تعارف صفحہ:404)

ظاہر ہے یہ سب کام مال کی قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتے اس لئے جب ہم چندہ وقفِ جدید کا وعدہ لکھوائیں تو اس بات کو سوچ لیں کہ میری یہ قربانی کسی بیمار کے علاج کے لئے استعمال ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دلچسپ مجلس سوال و جواب

مختلف سوالوں کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی واقفین نو بچوں اور بچیوں کو نہایت اہم ہدایات

(مبشرہ مبارکہ حامد)

☆ایک بچی نے سوال کیا: کچھ لوگ جو مذہبی نہیں ہوتے اُن کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنایا ہے تو وہ آگے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) کس نے بنایا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جو اللہ کو ہی نہیں مانتا تم اُس کو اگر یہ کہو گی کہ اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے مذہب بھیجا اور یہ سب کچھ کیا ہے تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کو مَیں مانتا ہی نہیں مجھے مذہب سے کیا۔ تو ضروری ہے کہ تم اسے پہلے یہ منواؤ کہ خدا ہے۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ کوئی طاقت ہے جو ساری دنیا کے نظام کو چلا رہی ہے۔ یہ مانتے ہیں کہ ایک نیچر کے ذریعہ سے چل رہا ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو طاقت ساری دنیا کے نظام کو چلا رہی ہے، اُس طاقت کو کس نے بنایا؟ وہ کہیں گے اُس طاقت کے اوپر کوئی طاقت ہے۔ جس طاقت پہ بھی ان کو لے آتی ہو۔ آخر ایک حد پہ پہنچ کے، انہیں کوئی نہ کوئی تو بات ماننی پڑے گی کہ کوئی طاقت ہے۔ پھر جو طاقت اُن کے نزدیک آخری طاقت ہے وہی خدا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر بنانے لگے تو کس کو کس چیز نے بنایا۔ پس سوال یہ ہے کہ جو اُن کے نزدیک ایک طاقت ہے اُس کو کس نے بنایا۔ خود بخود بن گئی؟ اگر خود بخود بن گئی تو خدا بھی خود بخود بن گیا۔ تم وہ کتاب 'ہمارا خدا' پڑھو، بچوں کے لئے بھی سمجھ میں آنے والی اچھی آسان کتاب ہے۔ معلوم نہیں اُس کا جرمن میں ترجمہ ہوا ہے کہ نہیں۔ انگلش میں ترجمہ Our God کے نام پہ ہو گیا ہے، یہ کتاب پڑھو، اور اُس کو پڑھ کے پھر بتایا کرو کہ خدا ہے۔ اور کس نے بنایا اور کس طرح بنا۔ خود پڑھا بھی کرو۔ وقف نو بن گئی ہو تو کچھ اپنا بھی علم حاصل کرو۔

☆ایک واقفہ بچی نے سوال کیا کہ کیا ایک احمدی لڑکی کو ایک غیر احمدی لڑکے سے شادی کرنے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں منع کر دیا ہے کہ جو احمدی نہیں ہے اُس سے احمدی لڑکی شادی کرے تو اُسی کے ماحول میں چلی جائے گی اور اُس کی وجہ سے احمدیت اور اگلی نسل بھی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے بلکہ یہی حق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کہا ہے اور میں بھی قانون کو بدل نہیں سکتا کہ احمدی لڑکی غیر احمدی لڑکے سے شادی کرے۔ پس احمدی لڑکی احمدی لڑکے سے ہی شادی کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض احمدی لڑکے ہوتے ہیں بیعت کرتے ہیں اور شرط یہی ہے کہ ایک سال تک اگر احمدیت پہ قائم رہے۔ اصل بات یہ ہے کہ صرف شادی کرنا تو مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ شادی بھی ہو اور آئندہ نیک نسل بھی چلے اور نیک نسل چلانے کے لئے ضروری ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا دین ایک ہو۔ اگر لڑکوں کو بعض دفعہ اجازت دی جاتی ہے تو اُس کو یہ کہا جاتا ہے کہ تبلیغ کر کے لڑکی کو احمدی کر لو۔ اور پھر یہ ہے کہ لڑکی جو ہے وہ شادی کے بعد زیادہ لڑکوں کے یا اپنے سسرال کے influence میں ہوتی ہے۔ تو باہر سے اگر کوئی لڑکی احمدی لڑکے سے بیاہتی ہے تو اُس کا امکان یہ ہے اور اکثر میں نے دیکھا ہے کہ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو جاتی ہیں اور احمدی ہوتی ہیں۔ ابھی بھی مجھے کئی جوڑے ملے ہیں جنہیں ایک دو کو اگر میں نے اجازت دی بھی تھی تو وہ لڑکیاں بعد میں احمدی ہو گئیں۔ لیکن لڑکے بہت کم ہوتے ہیں جو احمدیت کی طرف آئیں بلکہ بہت سارے واقعات ایسے ہوئے کہ لڑکیوں نے غیر احمدی لڑکوں سے

شادی کی اور اب مجھے خط لکھ رہی ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ہیں۔ دو تین خط تو ان دنوں میں ہی میرے پاس آئے کہ جب انہوں نے کہا کہ ہم نے غلطی کی تھی اور اُن لڑکوں سے طلاق لے لی کیونکہ انہوں نے اُن کو دھوکہ دیا تھا۔ اس لئے ماں باپ کو جو اسلام نے کہا ہے تھوڑا بہت اُن سے بھی پوچھ لینا چاہئے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔ لڑکی کو خود بھی دعا کرنی چاہئے اور پھر دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے۔ پھر پوری طرح جائزہ لینا چاہئے۔ صرف جذباتی طور پر فیصلہ نہیں کرنا چاہئے، پورا ماحول کا جائزہ لے کے پھر اگر دل کو تسلی ہو اور لڑکا احمدی ہو جائے تو پھر بیاہ ہو جاتا ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ جو ناصرات اسکولوں میں پڑھ رہی ہیں وہ سکول میں شیطانی باتوں سے کیسے بچ سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھا کرو۔ یہ یاد رکھا کرو کہ خدا تعالیٰ ہے۔ یہ یاد رکھا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ ہر کام جو تم کرتی ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے۔ پھر یہ کہ استغفار پڑھتے رہا کرو۔ شیطانی کاموں کو دیکھو، تو استغفار پڑھو۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو۔ لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ پڑھو۔ ان دعاؤں کے ترجمے بھی یاد کرو۔ پھر غور سے پڑھو، استغفار غور سے کرو۔ سوچ سمجھ کے کرو۔ تو انشاء اللہ بچتے رہو گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 جولائی 2015 تا 30 جولائی 2015)

دعائیہ اعلانات:

☆ مکرمہ نصرت خواجہ اپنے بچوں اور خاص طور پر بیٹی حبہ خواجہ کے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرنے پر سب کے نیک اور خادم دین ہونے اور اپنے خاوند کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ فوزیہ خلیل اپنی بیٹی ارم خلیل کی شادی پر اس کی دائمی خوشیوں، ہمیشہ خوش وآباد رہنے اور دونوں خاندانوں کے لئے خوشیوں کا باعث ہونے نیز اپنے نواسوں امان احمد اور ایان احمد کی پیدائش پر ان کے صحت مند، نیک خادم دین ہونے کی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ عزیزہ کرن خلیل، سجیلہ خلیل اور صوفیہ خلیل اپنی پڑھائی میں اعلیٰ کامیابی اور صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ روبینہ خلیل اپنے جڑواں بیٹوں جو وقف نو میں ہیں ان کی صحت وسلامتی اور خادم دین ہونے نیز اپنے شوہر اور ساس کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ محترمہ فوزیہ طارق اپنے شوہر، بچیوں، والدہ اور دیور کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ عزیزہ راحیلہ طارق ،عزیزہ ندا طارق ،عزیزہ عاتقہ عدنان ،عزیزہ سدرہ احمد ،عزیزہ عمرانہ احمد ،عزیزہ عندلیب انور ،عزیزہ ارم انور، عزیزہ مصباح علی، عزیزہ ماریہ ملک، عزیزہ یحہ عروج اور عزیزہ ندرت انور علم میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆عزیزہ شازیہ انور درخواست کرتی ہیں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آزمائشوں سے بچائے۔ میری پریشانیاں دور کرے اور صحیح معنوں میں خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

☆محترمہ امتہ الطیف اپنے بھانجے عزیزم طارق احمد کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی اور ہمیشہ سے اس موذی مرض سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اور وہ ساری جماعت کی تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے دعاؤں میں یاد رکھا بے حد محبت کا اظہار کرتے ہوئے ہمارے دکھ میں شریک ہوئے۔

☆محترمہ بشریٰ خالد اپنے شوہر اور بچوں کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

صحت مند زندگی گزارنے کے چند طریقے

صبح جلدی جاگیں

جو لوگ جلدی جاگتے ہیں ان کا پورا دن چاق و چوبند گزرتا ہے بمقابلہ اس انسان کے جو دیر سے جاگتا ہے۔ یہ ایک ایسی بہترین عادت ہے جو آپ کی زندگی میں آسانیاں لے کر آسکتی ہے۔

روزانہ ورزش کریں

اگر آپ پہلے اصول صبح جلدی اٹھنے پر عمل کریں گے تو آپ کے لئے روزانہ ورزش کے لئے وقت نکالنا آسان ہو جائے گا۔ ورزش کے لئے بہت سے طریقے ہیں آپ کو جو آسان لگیں آپ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

چلنا یا ٹہلنا

صبح کی سیر کو اپنی عادت بنائیں۔ یہ نا صرف آپ کو چاق و چوبند رکھے گی بلکہ آپ کی صحت پر خوش گوار اثر ڈالے گی۔

یوگا

یوگا ایک ایسی ورزش ہے جو آپ کے جسم اور دماغ دونوں کو سکون دیتی ہے۔

اپنی خوراک کا خیال کیجئے

ہمارے ہاں زیادہ تر مرچ مصالحے والے اور زیادہ تیل والے کھانے کھائے جاتے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے کھانوں میں توازن رکھیں۔ یعنی گوشت، سبزی، دالیں پھل۔ گندم کی طرح کی ہر چیز اپنی روزمرہ کی غذا میں تھوڑا تھوڑا شامل کریں جس سے آپ کی مکمل غذائی ضرورت پوری ہو۔ اپنے روزمرہ کے کھانوں سے مرچ مصالحے اور تیل کی مقدار کو کم کریں۔ صرف اتنا رکھیں جتنی ضرورت ہو۔ روزانہ دودھ پینے کی عادت ڈالیں، اپنے عام کھانے کیساتھ سلاد اور رائتہ لینے کی عادت ڈالیں یہ چیزیں آپ کے کھانے کو مکمل غذائیت دیں گی۔

صفائی کا خیال رکھیں

صحت مند رہنے کے لئے آپ کا اور آپ کے آس پاس کے ماحول کا صاف ستھرا ہونا بہت ضروری ہے اس لئے اپنے گھر کو صاف رکھیں اور روزانہ غسل کی عادت ڈالیں۔

دھوپ سینکیں

کم از کم دس منٹ سے آدھے گھنٹے تک روزانہ دھوپ لیں۔ یہ آپ کو وٹامن ڈی دیتی ہے اور سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ دھوپ لینے والوں پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ یہ صبح کی دھوپ ہو تو بہتر ہے۔ یہ سب آسان طریقے ہیں جسے آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کر کے اپنی زندگی آسان اور صحت مند بنا سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 8 اگست 2015)   (روزنامہ الفضل، 12 ستمبر 2015ء، صفحہ:8)

پکوان:

آلو کے بریڈ بالز

آلو	آدھا کلو ابلے ہوئے
کٹا ہوا سبز دھنیا اور نمک	حسب ضرورت اور ذائقہ
لیموں	سبز ایک چوتھائی
بریڈ	kneip eller loaf جو پسند ہو
کوکنگ آئل	ڈیپ فرائی کے لیے دو سے تین کپ

ترکیب:

ابلے ہوئے آلو چھیل کر مسل لیں اور نمک، سبز دھنیے اور لیموں کے رس کو اس میں شامل کر کے آمیزہ تیار کر لیں۔ آمیزے میں کٹی ہوئی سبز مرچ اور پمفری مصالحہ شامل کر کے ذائقے کو تیز کیا جا سکتا ہے۔ بریڈ کے کنارے چھری سے کاٹ لیں اور ٹکڑوں کو باری باری ایک پلیٹ میں رکھ کر پانی ڈال کر گیلا کر لیں پانی اتنا ڈالیں کہ پیس اچھی طرح گیلا ہو جائے پھر احتیاط سے اٹھا کر ہاتھ پر رکھ لیں اور دونوں ہتھیلیوں سے دبا کر پانی نچوڑ لیں۔ پھر آلو کا آمیزہ مناسب مقدار میں پیس کے درمیان میں رکھ کر کنارے اوپر کی طرف لاتے ہوئے بند کر کے گیند کی شکل دے دیں اور دباتے ہوئے مزید پانی نچوڑ دیں ساتھ ہی اس کو چپٹی شکل دیتے جائیں اور سطح کو ہتھیلیوں پر ہی ملائم کر لیں۔ پین میں اتنا آئل ڈالیں کہ بریڈ بالز ڈوب جائیں آئل گرم کرنے کے بعد آنچ ہلکی کر کے دونوں طرف سے تل لیں ۔سنہری ہونے پر نکال لیں اور پسند کی چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔

(رعنا گل انور مجلس ہولملیا)

ثابت ران بنانے کا طریقہ

ا۔ران	ڈھائی سے تین کلو	۶۔نمک	دو چھوٹے چمچ
۲۔چاٹ مصالحہ	دو چھوٹے چمچ	۷۔موٹی کٹی لال مرچ	دو چھوٹے چمچ
۳۔سوکھا دھنیا	دو چھوٹے چمچ	۸۔اجوائن	دو چھوٹے چمچ
۴۔گرم مصالحہ	ایک چھوٹا چمچ	۹۔تندوری مصالحہ	دو بڑے چمچ
۵۔سویا ساس	دو بڑے چمچ	۱۰۔سرکہ	دو بڑے چمچ
۱۱۔دہی	آدھا کپ	۱۲۔تازہ لہسن	چھ جوئے پیس کر اور ایک لیموں کا رس

ترکیب:

ان سب چیزوں کو ملا لیں کر ران کے اندر ٹک لگا کر اچھی طرح مصالحہ لگائیں۔ ایک دن فریج میں پڑا رہنے دیں اگلے دن سلور پیپر میں لپیٹ کر اوون میں رکھ دیں 200 درجہ حرارت پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد چیک کر کے دیکھیں کہ اچھی طرح گل گئی ہے۔ (لبنیٰ طارق مجلس نتیدال)

﴾ قوس قزاح کے رنگ سب کے سنگ ﴿

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ! آپ کے قلموں کو تیز کرنے کے لئے " قوس قزاح " کے نام سے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔اس سلسلہ کو کامیاب بنانے کے لئے آپ کے قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔آپ اس کے لئے کوئی اقتباس ،معلومات، کام کی باتیں، آزمودہ ٹوٹکے، اقوال زریں، قبولیت دعا کے واقعات، نسخہ جات اور اپنے پسندیدہ اشعار بھجوا سکتی ہیں۔

دلچسپ بات:

قوس قزاح میں آپ کو خوش آمدید آپ کے بھیجے ہوئے دلچسپ واقعہ سے کرتے ہیں:

حضرت خلیفہ الربع رحمہ اللہ کا ایک واقعہ ہے:۔صاحبزادی شوکت جہاں کہتی ہیں: کہ ایک دفعہ یوں ہوا کہ میری بہن فائزہ نے ڈبّے کی ساری ٹافیاں کھالیں سوائے ایک ٹافی کے اور اِن کی جگہ بالکل اِنہی کی طرح کنکر لپیٹ کر انہیں اِس صحیح سلامت اکلوتی ٹافی کے ہمراہ ڈبّے میں رکھ کر ڈبّہ ابّا جان کی میز پر سجایا اور لگے ہاتھوں بڑا سا سوالیہ نشان بھی ڈبّے پر لگا دِیا۔ پھر اِس راز کو ایک ایک کر کے سب سہیلیوں تک پہنچا دِیا اور خود بڑی بیتابی سے اِنتظار کرنے لگیں کہ دیکھیے اب ابّا جان کیا کرتے ہیں تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتی ہیں کہ ڈبّہ اپنی اصلی جگہ پر واپس رکھ دیا گیا ہے لیکن اب کی بار اِس کے ساتھ ایک پرچہ بھی مُنسلِک تھا جس پر یہ الفاظ لکھے ہُوے تھے۔"میں نے اپنے حِصّہ کی ایک ٹافی کھالی ہے باقی ٹافیاں آپ کھالیں"،غور سے دیکھا تو وہ اکلوتی ٹافی غائب تھی ابّا جان کے ہاتھوں فائزہ کی اِس شکستِ فاش پر اِس کی سہیلیوں کی باچھیں کِھل گئیں اور اُنہوں نے اِسے خُوب آڑے ہاتھوں لیا۔ (لبنیٰ غزالہ)

پسندیدہ اشعار:

مرے مولا! مری یہ اک دعا ہے　　تری درگاہ میں عجز و بُکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے　　زباں چلتی نہیں شرم وحیا ہے

لوبیا اور پھلیوں کے فوائد:

لوبیا اور پھلیاں دل کے علاوہ آنتوں کو بھی ٹھیک رکھتے ہیں۔ نیز بلڈ پریشر کو کنٹرول رکھنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔

لوبیا کھانے سے اوپر اور نیچے دونوں قسم کے بلڈ پریشر کو کنٹرول رکھتا ہے۔

اگر تھوڑی سی لوبیا روزانہ کھالی جائے تو دل کے امراض کا خطرہ ۲۵ فی صد سے کم ہو جاتا ہے۔

مختلف پھلیوں میں ایک جزو پایا جاتا جو ڈی این اے کی ٹوٹ پھوٹ کو روکتا ہے۔جسکی وجہ انسان جلدی عمر رسیدہ نہیں ہوتا۔ گہرے رنگ کے لوبیا میں یہ خاصی مقدار میں ہوتا ہے۔

نئی ریسرچ کے مطابق لوبیا کے استعمال سے کینسر جیسی بیماری سے بچا جا سکتا ہے　　(سعدیہ جاوید)

چہرے کی خوبصورتی کے لیے:

چہرے پر کالے اور سفید دھبے ختم کرنے کے لیے تین چمچ شہد اور ایک چمچ دار چینی کا پاؤڈر کا پیسٹ بنا کر ہر روز رات کو لگائیں اور صبح چہرہ نیم گرم پانی سے دھولیں۔ دو ہفتے لگانے سے یہ ختم ہو جائیں گے اور چہرہ بے داغ اور خوبصورت ہو جائے گا۔

لٹکا ہوا پیٹ کم کرنے کے لیے:

ایک ٹینڈا لیں اس کو چھلکوں سمیت چار ٹکڑے کر لیں۔ اتنی ہی لوکی لیں اور پانچ کپ پانی میں پکائیں۔ اتنا پکائیں کہ ایک کپ رہ جائے اس کو صبح نہار منہ پی لیں یا شام میں جب پیٹ خالی ہو پی سکتے ہیں۔ پیٹ خالی ہونا شرط ہے۔ افاقہ ہوگا۔ انشاء اللہ

آزمودہ ٹوٹکہ:

اگر جلی ہوئی جگہ پر آلو کا لیپ کر دیں تو سکون ملے گا اس مقام پر آبلہ نہیں پڑے گا اور جلد آرام آئے گا۔ (عفت باسط)

غزل

عمر گزری تو ہم نے یہ جانا — آدمی اس جہان میں تنہا ہے
یوں تو ہیں دوست ملنے والے بہت — پھر بھی لگتا ہے دل یہ تنہا ہے
ہر کوئی اپنے آپ میں گم ہے — یوں لگے سارا شہر تنہا ہے
ایک مدت سے کوئی غم بھی نہیں — اور دل مطمئن کہ تنہا ہے

ہم نے پایا سکون دل ایسے
دل میں رکھا اسے جو تنہا ہے

(طیبہ رضوان)

تحریک جدید کا مقصد

بوجھ اپنا سب ہمیشہ خود اُٹھانا چاہیے — اپنی جنّت اپنے ہاتھوں خود بنانا چاہیے
زورِ کفروشرک اب یکسر مٹانا چاہیے — اب فیض مصطفیٰؐ سب کو پلانا چاہیے
مرکز تبلیغ حق ہے آج تحریک جدید — بوجھ اس کے کام کا سب کو اٹھانا چاہیے
ہے رسوم بد سے بچنا روح تحریک جدید — سادگی ہی اپنا اب مسلک بنانا چاہیے
مقصدِ تحریک ہے نشر و اشاعت دین کی — بس یہی ہر دم شعار اپنا بنانا چاہیے
جو مجاہد ابتدا سے ہیں شریک اس میں انہیں — سال نو پر کچھ نہ کچھ چندہ بڑھانا چاہیے
سست گاموں کو بتا کر اس کی حکمت اور مفاد — رفتہ رفتہ تیز رفتاری سکھانا چاہیے

اور جو اس تحریک میں اب تک نہیں شامل ہوئے
ان کو بھی صدّیق جلدی اس میں لانا چاہیے

(نغمات صدیق، صفحہ:121)

انفاق فی سبیل اللہ اور محاسبہ نفس

منصورہ نصیر

اللہ تعالیٰ جب کسی الٰہی جماعت کی بنیاد رکھتا ہے تو اس جماعت کے ماننے والوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ان سے کچھ قربانیوں کا تقاضا فرماتا ہے۔اور خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو پانے کے لئے قربانی ایک لازمی شرط ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی ضرورت واہمیت:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ۔ (البقرۃ:246)

ترجمہ: کیا کوئی ہے جو اللہ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دیتا ہے کہ وہ اسے اس کے لئے بہت بہت بڑھائے اور اللہ (کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ بندہ کا مال) لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور (آخر) تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔اور خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو قرض دیا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو بندے کو اس کی قربانی کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اور بے نیاز ہے۔اس کو ہمارے پیسے کی ضرورت نہیں۔اصل میں تو ہمیں پاک کرنے کے لئے، ہمارے اطاعت کے معیار دیکھنے کے لئے، ہمیں تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرتا دیکھنے کے لئے، ہمارے مال کی قربانی کے دعویٰ کے معیار کو دیکھنے کے لئے۔خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرو، اس کے دین کے پھیلانے کے لئے، بڑھانے کے لئے خرچ کرو۔

رسول کریم ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے بارے میں فرمایا:

﴿حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔صدقہ وخیرات میں ایسی دیر نہ کر یہاں تک جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔یعنی اب تیرے اختیار سے نکل چکا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ۔باب فضل صدقۃ الشحیح حدیث نمبر 1330)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کا بنیادی جُز ایثار ہے۔اور سب سے افضل انفاق وہ ہے جب انسان مزید کا طلب گار ہو مگر اپنی ضروریات اور خواہشات کا قلع قمع کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا مال اور دولت قربان کر دے۔

اس کے عظیم ترین نظارے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ نے دکھائے۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو ایک چادر کی شدید ضرورت تھی۔ایک صحابیہؓ نے اپنے ہاتھ سے چادر بن کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔آپ ﷺ اسے زیب تن کر کے صحابہؓ کی مجلس میں آئے تو آپ کے جسم مبارک پر وہ بہت جچ رہی تھی۔مگر حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ چادر مجھے دے دیں۔رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے واپس تشریف لے گئے تو چادر اُن کو بھجوادی۔

دوسرے صحابہؓ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے بہت ناراض ہوئے۔کہ انہوں نے چادر کیوں مانگی۔مگر انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ چادر اسلئے مانگی تھی کہ مجھے بطور کفن پہنائی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (صحیح بخاری کتاب البیوع باب النساج حدیث نمبر 1951)

ایک بار حضرت علیؓ نے کسی معاملہ میں درخواست کی تو حضورﷺ نے فرمایا ابھی تو اہل صُفّہ کا انتظام نہیں ہوا۔یہ نہیں ہوسکتا کہ میں تمہیں دے دوں اور اہل صُفّہ کو اس حال میں چھوڑ دوں کہ بھوک سے اُن کے پیٹ دوہرے ہوتے رہیں۔(مسند احمد بن حنبل جلد 1،ص 79،حدیث نمبر 562)

حضرت ابو بصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قبول اسلام سے قبل آنحضرتﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورﷺ نے مجھے بکری کا دودھ پیش کیا جو آپﷺ کے اہل خانہ کے لئے تھا۔حضورﷺ نے مجھے سیر ہو کر وہ دودھ پلایا اور صبح میں نے اسلام قبول کرلیا۔ بعد میں مجھے پتہ لگا کہ آنحضرتﷺ کے اہل خانہ نے وہ رات بھوکے رہ کر گزاری جب کہ اس سے پچھلی رات بھی بھوکے گزاری تھی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6،ص 397 حدیث نمبر 25968)

یہی سبق تھے جو آنحضرتﷺ کے صحابہؓ نے اپنے آقا و مولیٰ سے سیکھے۔

ایک بار رسول اللہﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھلایا ہے۔حضرت ابوبکرؓ فوراً اٹھے گھر پہنچے ان کے بیٹے عبدالرحمان کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اس سے لے لیا۔وہ لے کر مسجد گئے اور وہاں ایک سائل ملا تو روٹی کا وہ ٹکڑا اُسے دے دیا۔

(سنن ابو داؤد کتاب الزکوۃ،باب المسئلۃ فی المسجد،حدیث نمبر 1422)

اسی طرح ایک مسکین نے حضرت عائشہؓ سے کچھ مانگا۔اس دن آپ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک چپاتی کے اور کچھ نہ تھا۔آپ نے اپنی خادمہ سے فرمایا یہ روٹی سائل کو دے دو۔خادمہ نے کہا کہ پھر آپ کس چیز سے روزہ افطار کریں گی،حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ روٹی ضرور اس سائل کو دے دی جائے۔

ایک دفعہ کسی مسکین نے حضرت عائشہؓ سے کھانا طلب کیا۔ان کے سامنے انگور کا ایک خوشہ رکھا ہوا تھا۔حضرت عائشہؓ نے ایک آدمی سے کہا کہ یہ خوشہ اٹھا کر سائل کو دے دو۔اس آدمی نے تعجب کیا مگر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ **فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه** اگر کوئی ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا تو اس کا بدلہ پائے گا۔" (مؤطا امام مالک۔کتاب الجامع باب انترغیب فی الصدقہ)

ایک دفعہ حضرت علیؓ کے پاس کسی سائل نے آکر سوال کیا تو آپ نے حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ سے فرمایا کہ اپنی ماں سے جا کر کہو کہ میں ان کے پاس چھ درہم چھوڑ آیا ہوں۔ان میں سے ایک درہم دے دیں۔

چنانچہ دونوں صاحبزادے گئے اور واپس آکر کہا کہ اماں جان کہتی ہیں کہ آپ نے آٹا خریدنے کیلئے وہ چھ درہم چھوڑے ہیں۔حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بندے کا ایمان سچا نہیں ہوسکتا جب تک کہ بندہ کو اس چیز پر جو اللہ کے قبضہ میں ہو،زیادہ اعتماد نہ ہو۔بہ نسبت اس کے جو بندے کے قبضہ میں ہو۔جا کر اپنی ماں سے وہ چھ درہم لے آؤ۔حضرت فاطمہؓ نے وہ رقم بھیج دی اور حضرت علیؓ نے وہ چھ کے چھ درہم اس سائل کو دے دیئے۔ (کنز الاعمال،جلد 3،ص 310)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک بار بیمار تھے۔آپ نے فرمایا میرا دل مچھلی کھانے کو چاہتا ہے۔لوگوں نے آپ کے لئے مچھلیاں تلاش کیں۔بڑی تلاش کے بعد صرف ایک مچھلی ملی۔اس مچھلی کو ان کی بیوی حضرت صفیہ بنت عبید نے کھانے کے لئے تیار کر دیا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے پیش کیا۔اتنے میں ایک مسکین آیا اور حضرت ابن عمرؓ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔انہوں نے وہ مچھلی اٹھا کر اسے دے دی۔گھر والوں نے

عرض کیا کہ آپ نے ہمیں اس کی تلاش میں تھکا دیا تھا۔ ہم مسکین کو درہم دے دیتے وہ درہم اس کے لئے مچھلی سے زیادہ مفید ہوگا۔ آپ مچھلی کھا کر اپنی خواہش پوری کیجئے۔ مگر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس وقت میرے نزدیک یہی مچھلی محبوب ہے اور اسے ہی صدقہ کروں گا۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد 1 ،ص:297) (ماخوذ از روزنامہ الفضل،ص2، 11 نومبر 2014ء)

یہ وہ پاکیزہ قوم تھی جو موت نہیں زندگی بانٹتی تھی اور یہی وہ فوج تھی جو ذلت نہیں عزت عطا کرتی تھی۔ یہ وہ دل تھے جو انسانیت کے لئے دھڑکتے تھے انہوں نے مرنا قبول کر لیا مگر انسان کو زندگی دی اور یہی موت ہے جس سے انسان آج بھی زندہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اُسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے، اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہمِ عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو، اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔'' (فتح اسلام، صفحہ 10 سے 12)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (البقرہ ۔196)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے راستے میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ اگر کسی سیکرٹری مال یا صدر جماعت کو خوش کرنے کے لئے، یا اس سے جان چھڑانے کے لئے چندہ دیتے ہیں تو ایسے چندے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہتر ہے نہ دیا کریں۔ اگر دوسرے کے مقابل پر آ کر صرف مقابلے کی غرض سے بڑھ کر چندہ دیتے ہیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ غرض کہ کوئی بھی ایسی وجہ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ چندہ دینے کی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے ہاں رد ہو سکتی ہے۔ پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا ان پر احسان ہے کہ ان کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے، نہ کہ یہ احسان کسی شخص پر، اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر ہے کہ وہ اسے چندہ دے رہے ہیں۔ پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے لئے مالی قربانی انتہائی اہم چیز ہے۔ اس لئے میں نے تمام جماعتوں یہ کہا ہے کہ نومبائعین اور بچوں کو وقف جدید اور تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں، چاہے ایک پیسہ دے کر کوئی شامل ہوتا ہو، تاکہ انہیں عادت پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 16 اگست 2013)

کارکنان مال بھی مجاہد فی سبیل اللہ ہیں:۔ ''آپ جب تاریخ میں حضرت خالدؓ اور سعدؓ اور عمرو بن معدی کرب اور جرار کے حالات پڑھتے ہوں گے تو آپ کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہوگی کہ کاش ہم اس زمانہ میں ہوتے اور خدمت کرتے۔ مگر اس وقت آپ کو یہ بھول جاتا ہے کہ

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد، اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو۔ پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے اور مل رہا ہے۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ آپ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔''

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بنام کارکنان مال کراچی 3 مارچ 1957)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مالی قربانی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اِتّقا اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔**

(آل عمران:93)

حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں اسی ایثار کی تعلیم او ہدایت فرمائی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکرؓ کی زندگی میں لِلّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ایک ضرورت بیان کی اور کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 367.368، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں مالی قربانی کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مالی خدمت

کمی بیشی کی فکروں میں پڑے کیوں آدمی زادہ — کبھی فیل و رُخ و فرزیں سے بڑھ جاتا ہے اک پیادہ

وہی مالوں کی قربانی پہ ہو سکتے ہیں آمادہ — ہیں جن کی ہمتیں عالی۔ ہے جن کی زندگی سادہ

مئے عشق و محبت کے ہوں جو احباب دلدادہ — اگر توفیق دس کی ہو تو دے دیں بیس یا زیادہ

نُوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی

حُدی راتی ز ترمی خواں چو محمل را گراں بینی (از بخارِ دل۔ صفحہ:143)

تحریک جدید اور وقف جدید

دو الگ الگ تحریکات

وقف جدید کے تحت زندگی وقف کرنے والے معلمین کا دائرہ کار اور ان کی خدمات

طاہرہ زرتشت

ہم میں سے اکثر خواتین و بچیاں اور نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ **وقف جدید اور تحریک جدید** ایک ہی تحریک کے نام ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اور یہ دونوں تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمائیں۔ اور دونوں تحریکات کے جاری کرنے کا وقت بھی مختلف ہے۔ اور دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر کام کرتی ہیں۔

تحریک جدید:

تحریک جدید 1934ء میں احرار اور معاندین احمدیت کی بے پناہ مخالفت کے بعد جاری کی گئی۔ جبکہ پاکستان کا قیام ابھی عمل میں نہیں آیا تھا۔ اور پاکستان اور ہندوستان ایک ملک تھا جہاں انگریزوں کی حکومت تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ معاندین احمدیت کو صوبہ پنجاب کی انگریزی حکومت کی پوری تائید حاصل تھی۔ اس وقت جب کہ جماعت احمدیہ کے دشمن یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ ہندوستان سے جماعت احمدیہ کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے گا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے عظیم خلیفہ حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کیا کہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا جال بچھا دیا جائے گا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے تحریک جدید کا اجراء کیا گیا۔ اور اس بابرکت تحریک کے نتیجہ میں بفضلِ تعالیٰ آج جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اور اس بابرکت تحریک سے ہی پاکستان سے باہر ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام ہوا۔ مساجد تعمیر ہوئیں، مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ نوجوانوں نے اپنی زندگیاں تبلیغِ اسلام کے لئے وقف کیں۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کا پیغام اقوام عالم تک پہنچایا۔ آج ہم سب خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں۔

وقف جدید

وقف جدید کی تحریک پاکستان کے قیام کے بعد 1957ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی جاری فرمائی۔ اور یہ آپؓ کی آخری اور بابرکت تحریک تھی۔

حضور نے 9 جولائی 1957ء کو عیدالاضحیٰ کے مبارک دن خطبہ جمعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ آپؓ نے فرمایا:۔

''میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو۔ کہ وہ حضرت خواجہ معین الدینؒ اور حضرت شہاب الدینؒ سہروردی کے نقش قدم پر چلیں۔ تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں۔ تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لے سکوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔'' (تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1957ء)

ابتداء میں اس تحریک کا مقصد دیہات میں بسنے والے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت تھا۔کچھ عرصہ بعد اس وقف کی مزید تفصیلات اور کام کے طریقۂ کار اور اسکیم کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

''میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو۔اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے۔'' (تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1957ء)

نیز فرمایا کہ:''ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی پیش کر سکیں کریں اور اپنا نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ابتداء میں دس معلمین لئے جائیں گے۔مگر پھر بڑھاتے ہوئے ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔'' (الفضل 18 فروری 1958ء)

اس تحریک کی اہمیت اور کامیابی کے لئے جو جوش حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دل میں تھا اس کا اندازہ حضور کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ہوسکتا ہے۔آپؓ فرماتے ہیں:''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہوکر رہے گا۔میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں، میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کردے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔'' (از خطبات وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

حضورؓ نے ایک رؤیا دیکھی جس میں آپؓ نے دیکھا کہ آپ تقریر کر رہے ہیں اس تقریر میں آپ لوگوں سے کہہ رہے ہیں:۔

''دیکھو رسول کریم ﷺ کے صحابہؓ اتنے کمزور اور ناطاقت تھے کہ سارے عرب میں دس ایرانیوں یا دس رومیوں کا مقابلہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں تھی۔اور یا پھر یہ دن آیا کہ وہ اسلام کے سیاہ جھنڈے ہاتھوں میں لے کر نکلے اور دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل گئے آنحضرت ﷺ کی وفات پر ابھی پندرہ سال کا عرصہ ہی گزرا تھا۔کہ مسلمان ہندوستان اور چین میں جا پہنچے تم کو بھی چاہیئے کہ چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے بنا لو اور وقف جدید کے جو مجاہد ہیں وہ ہر جگہ پھیل جائیں اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیں۔گویہ حکومت سیاسی نہیں ہوگی بلکہ دینی اور مذہبی ہوگی کیونکہ یہ لوگ دوسروں کو پڑھائیں گے اور دین سکھائیں گے اور علاج معالجہ کریں گے۔''

چنانچہ ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ نے حضورؓ کی آواز پر لبیک کہا اور جماعت کے نوجوانوں نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ اپنی زندگیاں وقف کر کے لبیک کہا۔اور منتخب نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پہلی کلاس جاری کر دی گئی۔اور بہت جلد ان کا قافلہ عملی جدوجہد کے واسطے تیار ہو گیا۔اور مؤرخہ 12 فروری 1958ء کو دعاؤں کے ساتھ معلمین کا پہلا قافلہ سوئے منزل روانہ ہوا۔ان درویش صفت معلمین نے بھی اور بعد میں آنے والے واقفین نے بھی بنیادی ضروریات زندگی کے لئے بھی بہت تھوڑے الاؤنسز پر گزارہ کیا۔اپنے مراکز میں اور بالعموم نگر پارکر جیسے پسماندہ علاقہ میں بالخصوص جہاں پینے کا بھی بمشکل دستیاب ہوتا ہے اور اس پانی کا پینا بہت بڑی قربانی ہے کیونکہ اس کا ذائقہ مٹی کے تیل سے بھی بدتر ہے۔ان معلمین نے ان مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت کی۔اور اللہ کے فضل و کرم سے بہت ہی عمدہ نتائج سامنے آئے۔

پاکستان میں نگر پارکر کا علاقہ ریگستانی ہے اور یہ علاقہ ہندوستان کے راجستھان کی سرحد سے ملتا ہے۔یہاں ہندو قوم کی کثرت ہے لیکن وہ

بہت ہی غریب ہیں۔ان کا گزارہ اس کھیتی باڑی پر ہے جو بارش کے نتیجہ میں اس صحرا میں ہوتی ہے۔ پانی اور آب پاشی کی قلت ہے۔ دور دور تک پانی کا نام ونشان نہیں ہے۔طبی امداد میل ہا میل تک مہیا نہیں ہو سکتیں۔لوگ معمولی بیماری کا علاج بھی نہیں کروا سکتے اور اس طرح سینکڑوں کی تعداد میں ہر سال انسانی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ان کو علاج معالجہ کی سہولت میسر نہیں ہیں۔اور وہاں زمیندار ان سے بیگار لیتے ہیں۔ فصل کے لئے بیج مہاجن کے سودی قرضے سے خریدا جاتا ہے اور پوری زندگی بلکہ نسل در نسل یہ سود بڑھتا جاتا ہے۔

اس علاقے میں انتہائی زہریلہ سانپ اور دیگر حشرات الارض بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں،ان کے ڈسنے سے بھی ہزاروں اموات ہو جاتی ہیں۔وقف جدید کے معلمین ان علاقوں میں گئے اور خدمت خلق کے کام سرانجام دیے۔ بیماروں کا دوائیوں اور دعاؤں سے علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان معلمین کے ہاتھوں میں شفا عطا فرمائی اور بہت سے ان کے ہاتھوں شفایاب ہوتے ہیں۔اور آہستہ آہستہ دور دراز علاقوں سے وہاں کی عورتیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ہمارے معلمین کے پاس آتی ہیں۔ان کے جسمانی علاج کے علاوہ روحانی علاج بھی کیا جاتا ہے۔جس کے نتیجہ میں اب وہاں ہندوؤں کی ایک بہت بڑی تعداد اسلام قبول کر کے احمدی مسلمان ہو چکے ہیں اور وہاں اب منظّم جماعتیں قائم ہیں،جماعت نے ان علاقوں میں کنویں لگوائے ہیں۔فصل کے لئے بلا سود قرضے مہیّا کیے ہیں جس سے ان کو سود سے نجات ملی ہے اور معیار زندگی قدرے بہتر ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ایسے علاقے جہاں عیسائی پادری مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے اپنی طاقت خرچ کر رہے تھے۔تو دوسری طرف کمزور مسلمانوں کو ہندو بھی اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔وقف جدید کی برکت سے ہندوؤں میں بھی جماعت کو تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔اور ساتھ ہی عیسائی سازشوں کو ناکام بنانے میں بھی بہت ممد و معاون ثابت ہوئی۔

نگر پارکر میں ہسپتال کا قیام

اس ریگستانی علاقہ میں جماعت احمدیہ کراچی اور لجنہ اماء اللہ کراچی کے تعاون سے جدید آلات سے مزین ہسپتال تعمیر کیا گیا جہاں احمدی ڈاکٹرز اور دیگر عملہ اس تحریک وقف جدید کے ماتحت خدمت بجالاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:۔

’’وقف جدید کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے خادم میسّر ہیں جو نہایت قربانی کے ساتھ اور بے نفسی کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں خدمت کر رہے ہیں اور سارے پاکستان میں بڑی غریبانہ زندگی بسر کرتے ہوئے بغیر کوئی شکوہ زبان پر لائے دیہاتی جماعتوں کی حالت سدھارنے میں مصروف ہیں۔‘‘

اس تحریک کے مالی وسائل بہت ہی محدود ہیں۔معلمین کو بہت مختصر گذارا ملتا ہے۔جن حالات میں وہ کام کرتے ہیں اس کا اندازہ یہاں بیٹھ کر لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ یہاں اس کی ایک چھوٹی سی مثال پیش ہے کہ ایک معلم اپنے مرکز کو تالا لگا کر جاتا ہے۔واپس آ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو سانپ پھنکار رہا ہوتا ہے۔کھانا کھانے بیٹھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سانپ بھی دعوت میں شریک ہے۔رات بھر جاگتے گزرتی ہے کیونکہ وہاں کا ریگستانی سانپ رات میں مکمل چوکس ہوتا ہے اور چارپائی پر انسان کے ساتھ آ کر لیٹ جاتا ہے اور پھر اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر اپنا زہر انسان میں داخل کر دیتا ہے۔

وقف جدید کی وسعت: بعد میں اس تحریک کو ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علاقوں میں بھی وسعت دے دی گئی اور افریقہ کے بعض علاقوں

میں بھی معلمین کا تقرر کیا گیا۔سکم، بھوٹان، آسام اور نیپال میں بھی اس سکیم کے تحت کام ہو رہا ہے۔
اس تحریک کے لئے ابتداء میں پاکستان میں بسنے والے احمدی قربانی کر رہے تھے۔1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احمدی بچوں اور بچیوں کو تحریک کی کہ وہ اس کا بوجھ اٹھائیں۔چنانچہ حضورؒ کے ارشاد کے مطابق دفتر اطفال کا قیام عمل میں آیا اور ایک دن کے بچے سے لے کر سب کو اس مالی قربانی میں شامل کر دیا گیا۔27 دسمبر 1887ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس تحریک کا دائرہ ساری دنیا میں وسیع کر دیا۔ اب دنیا کی تمام جماعتیں اس مالی جہاد میں حصہ لیتی ہیں۔حضورؒ نے ارشاد فرمایا نو مبائعین کو چندہ کی عادت ڈالنے کی غرض سے آغاز سے ہی اس مالی تحریک میں شامل کیا جائے۔
مؤرخہ 12 جنوری 2007ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
''میں اب یہ اعلان کرتا ہوں کہ باہر کی دنیا بھی اپنے بچوں کے سپرد وقف جدید کی تحریک کریں اور اس کی ان کو عادت ڈالیں تو بچوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑے خرچ پورے کرے گی اور یہ کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔جب آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بچت کر کے ان کو عادت ڈالیں گے۔اس طرح بڑے بھی کریں۔اور اگر یہ ہو جائے تو ہندوستان کے اخراجات اور کچھ حد تک افریقہ کے اخراجات بھی پورے کئے جاسکیں گے۔'' (خطبہ جمعہ 12 جنوری 2007ء مسجد بیت الفتوح۔لندن)

جماعت احمدیہ ناروے کا حصہ:

جماعت احمدیہ ناروے ہر سال اس تحریک کی مالی قربانی میں حسب توفیق حصہ لیتی ہے۔گزشتہ سالوں میں دوسری جماعتوں سے سبقت لے جاتے ہوئے پہلی دس جماعتوں میں نام آتا رہا ہے۔
خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہمیشہ اپنی قربانیوں کے معیار بلند سے بلند تر کرتے رہیں اور کوشش کریں اور بحیثیت ایک ماں اور بحیثیت ایک بیوی کے جائزے لیتی رہیں کہ ہمارے خاندان کا کوئی بچہ بڑا ایسا تو نہیں جو ان تحریکات میں حصہ لینے سے محروم رہ رہا ہو۔اگر اس طرح جائزے لئے جائیں گے اور کوشش کی جائے گی۔تو لازمًا ایک دن ہم یہ کہہ سکیں گے کہ ہاں ہمارا کوئی مرد، عورت، ناصرہ یا طفل ایسا نہیں جس نے وقف جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔
''جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔میں امید نہیں رکھتا کہ مال کے خرچ کرنے میں کچھ کمی آجائے۔بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔جوش اور ہمت سے کام لینا چاہئے، یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر بھی نہیں ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد:2، صفحہ:613، اشتہار 1903ء)

وقف جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور 31 دسمبر کو ختم ہوتا ہے

تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے اور 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لجنہ Lajna

Lajna Imaillah Norway

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ ناروے کی نیشنل عاملہ کی لسٹ تھوڑی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ حاضر خدمت ہے۔اس میں نائب صدر اور معاونہ صدر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نام نیشنل مجلس عاملہ ناروے 2015-2016

☆صدر صاحبہ	محترمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ	
☆نائب صدر	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ	
☆معاونہ صدر	محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ	معاونہ وصیت
☆معاونہ صدر	محترمہ شمع شاکر صاحبہ	معاونہ MTA
☆جنرل سیکریٹری	محترمہ فاخرہ جاوید صاحبہ	
☆نائبہ جنرل سیکریٹری	محترمہ مہر النساء صاحبہ	
☆سیکریٹری تربیت	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ	
☆سیکریٹری تعلیم	محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ	
☆سیکریٹری تبلیغ	عزیزہ انجم اسلام صاحبہ	
☆سیکریٹری ناصرات	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ	
☆سیکریٹری صنعت و دستکاری	محترمہ صائمہ محمود صاحبہ	
☆سیکریٹری صحت جسمانی	محترمہ ارم خلیل صاحبہ	
☆سیکریٹری تجنید	عزیزہ امۃ النور سعید	
☆سیکریٹری تربیت نومبائع	محترمہ طیبہ رضوان صاحبہ	
☆سیکریٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ	
☆سیکریٹری مال	محترمہ تہمینہ نبیل صاحبہ	
☆سیکریٹری محاسبہ مال	محترمہ صائمہ بشارت صاحبہ	
☆سیکریٹری ضیافت	محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ	
☆سیکریٹری خدمت خلق	عزیزہ کرن خلیل	
☆سیکریٹری تحریک جدید، وقف جدید	محترمہ شائلہ ظہیر صاحبہ	

منظور

10/11/15

خاکسار دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ ہمیں احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین

والسلام

خاکسار سیدہ بشریٰ خالد ناروے

13.09.2015

LS No: 2387

Add: Baitun Nasr Søren Bullsvei 1, 1051 Oslo E.post: 7syeda@gmail.com

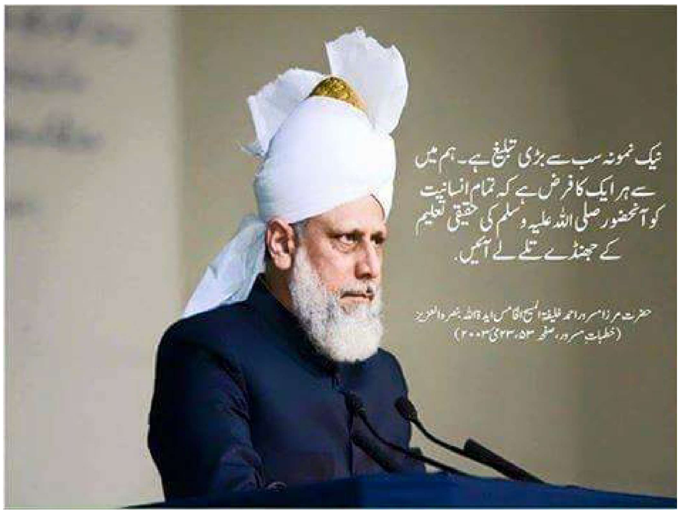

پیاری ناصرات!!

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بعض دفعہ میں سیر سے آتا ہوں، بچے سکول جاتے ہیں، یہاں کے مقامی بچے تو ہیں ہی، ہمارے بعض پاکستانی بچے بھی ہیں، اور احمدی بھی۔ کہ بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں لگتا ہے کہ بس سو کے اٹھے ہیں اور اسی طرح اٹھ کر سکول جانا شروع ہو گئے ہیں۔ تو ماں باپ کو چاہیے کہ بچوں کی تربیت بھی ابھی سے اس عمر میں کریں کہ صبح اٹھیں، تیار ہوں، بال سنواریں، منہ ہاتھ دھوئیں اور وقت پہ اٹھیں تاکہ وقت پہ تیار ہو کر سکول جاسکیں۔'' (الفضل 15 تا 21 فروری 2008)

تو بچو! ہمیں چاہیے کہ حضور کی اس نصیحت پر عمل کرتے رہیں۔ سردیوں کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ یقیناً اکثر بچوں کو سردی کا موسم پسند ہو گا۔ سردی سے بچنے کے لئے گرم کپڑوں کا استعمال ضرور کریں اور دوسرا صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

تحریک جدید کیا ھے !

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1934 میں احراریوں کے فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک تحریک کا اعلان فرمایا جس کا نام آپ نے تحریک جدید رکھا۔ اس تحریک میں آپ نے 19 مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔ ان مطالبات میں یہ مطالبے بھی شامل تھے۔

1) تبلیغ دین کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔

2) احمدی ایک خاص چندہ میں حصہ لیں جس کے ذریعہ دین حق کی بیرونی ممالک میں اشاعت کی جائے گی۔ اس چندہ کو تحریک جدید کہتے ہیں۔

3) تمام احمدی سادہ زندگی اختیار کریں، جہاں تک ہو سکے ایک کھانا کھائیں، سادہ لباس پہنیں، کوئی احمدی سینما نہ دیکھے، کوئی احمدی بیکار نہ رہے

ان باتوں کی اصل غرض یہ تھی کہ ہم اپنے اخراجات کو کم کر کے زیادہ سے زیادہ رقم جمع کر کے چندہ میں دے سکیں۔ یہ تحریک بہت ہی بابرکت ثابت ہوئی۔ اس کی وجہ سے دنیا کے بہت سے ممالک میں جماعت کے تبلیغی مشن قائم ہوئے۔

ہزاروں لوگوں نے دین حق قبول کیا۔ کئی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے شائع ہوئے۔ جماعت میں قربانی اور اخلاص کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ چنانچہ نوجوان اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے لگے۔ چندہ تحریک جدید نے مستقل شکل اختیار کر لی۔

ہر سال جماعت بڑے اخلاص کے ساتھ اس میں حصہ لیتی ہے۔ پوری دنیا میں دین حق کی تعلیم و تربیت کا سب کام اسی تحریک کی برکت سے اور اسی چندہ سے کیا جارہا ہے۔

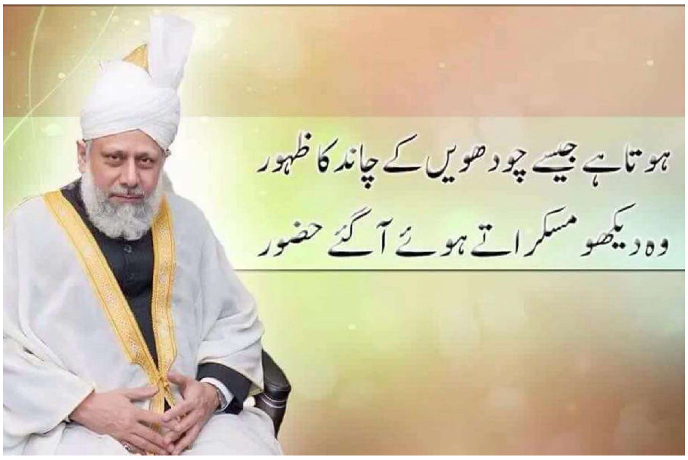

دودھ پینے کے بعد کلّی کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا
پھر کلّی کی اور فرمایا ''دودھ میں چکنائی ہوتی ہے''۔
(صحیح بخاری)

پیارے آقا کی پیاری باتیں

ایک بچی نے حضور سے سوال کیا
کہ ناصرات کے لئے قرآن کے علاوہ کون سی کتاب سب سے
important ہے جو دین کے بارے میں پڑھنی چاہیے؟
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تم نے اپنا
سلیبس ناصرات کا پڑھ لیا ہے؟
ناصرات کا سارا سلیبس پڑھو۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی آسان سی کتابیں
پڑھو۔ (الفضل 11.04.2015)

احمدیت کیا ہے

احمدیت نام ہے صداقت کا
احمدیت نام ہے عجز و انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا
احمدیت نام ہے خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرنے کا
احمدیت نام ہے حقیقی اسلام کا

Aleem

اس ماہ کا پیغام

اگر آپ کی آنکھ خوبصورت ہے تو آپ کو دنیا اچھی لگے گی
لیکن
اگر آپ کی زبان پیاری ہے تو آپ دنیا کو اچھے لگیں گے

ہنسئیے ہنسائیے

بیوقوف، راہگیر سے: بھائی صاحب! ٹائم کیا ہوا ہے؟
راہگیر شام کے چھ بجے ہیں۔
بیوقوف (حیرت سے): صبح سے جتنے لوگوں سے پوچھا ہے سب الگ
الگ بتا رہے ہیں۔

ایک ماں نے اپنے بچے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا!
''یاد رکھو۔ ہم اس دنیا میں دوسروں کی خدمت کرنے آئے ہیں۔''
بچے نے تھوڑی دیر سوچا پھر پوچھا۔
''اور امی، دوسرے یہاں کس لئے آئے ہیں؟''

ایک پاگل دوسرے پاگل سے۔۔
اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ میری جھولی میں کیا ہے تو سارے کے سارے
انڈے تمہارے۔۔
اور اگر یہ بھی بتاؤ کہ کتنے ہیں تو بارہ کے بارہ انڈے تمہارے اور اگر یہ
بھی بتا دو کہ یہ کس نے دیئے ہیں تو وہ مرغی بھی تمہاری۔۔۔!!

ذھانت آزمائیے

1) مٹی میں تھا جس کو دبایا
بن ٹھن کر وہ باہر آیا

2) آندھی ہو یا تیز ہوا
کبھی بجھے نہ ایک دیا

3) ٹانگیں چار مگر بیکار
چلنا پھر بھی ہے دشوار

جواب: 1۔ بیج 2۔ چاند 3۔ کرسی

ہر خطبہ توجہ سے سنیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔ جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی اس کا مخاطب سمجھتے ہیں۔"

(خطبات مسرور ص 189،188)

وقفِ جدید کیا ھے !

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1958 میں حضور نے ملک کے دیہاتی علاقوں میں لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے کیلئے ایک تحریک فرمائی جس کا نام وقفِ جدید ہے۔

اس تحریک کے تحت حضور نے کم تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ دیہات میں رہ کر لوگوں کو تبلیغ کرنے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

چنانچہ بہت سے نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ یہ تحریک اب خدا کے فضل سے بہت کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور اس کے ذریعہ سے جماعت ملک کے وسیع دیہاتی علاقہ میں نہایت مفید کام کر رہی ہے۔ وقفِ جدید کی تحریک حضور کی آخری تحریک ہے جو حضور نے جماعت کے سامنے پیش فرمائی۔

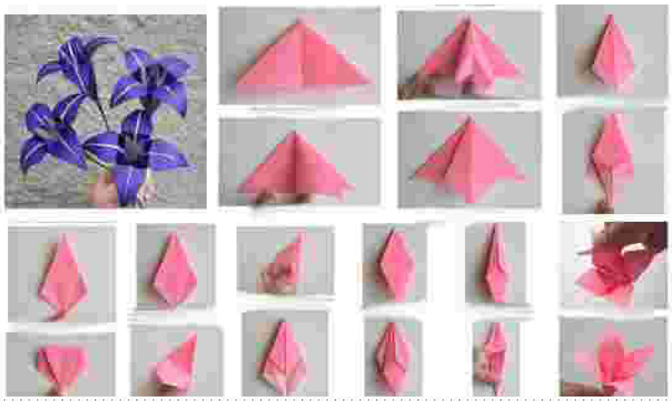

کچھ غور طلب باتیں

بہترین نیکی ...... پریشان حال کی مدد کرنا

بہترین عمل ...... جس میں ریاکاری نہ ہو

بہترین دوست ...... جو نیکی کی طرف دعوت دے

بہترین زندگی ...... قناعت اور سادگی کی زندگی ہے

بہترین انسان ...... جس کا اخلاق اچھا ہو

Which one is Different ?

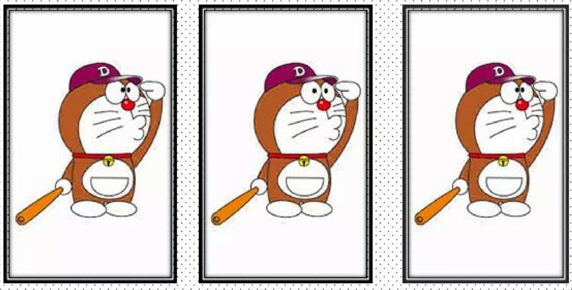

1 2 3

☆سب ناصرات کو بہت بہت نیا سال مبارک☆

تمام ناصرات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مہینہ میں ایک خط ضرور لکھا کریں اس کے لیے خط کا ایڈریس اور فیکس نمبر درج ذیل ہے

16 Gressenhall Road London

SW18 5Ql, United Kingdom

فیکس نمبر: 00442088705234

De reiser rundt omkring i verden for utbredelsen av Islam Ahmadiyyat og for oppfyllelsen av profetien til Den utlovede Messias[as]:

«Jeg skal spre ditt budskap til alle verdens hjørner.»

Velsignelsene ved Waqf-e-Jadid har kommet tydelig til syne gjennom årene. Utbredelsen av menigheten har gått fra et land med fåtalls tilhengere til en verdensspredt menighet med flere millioner tilhengere. Måtte Gud hjelpe oss Nasirat med å bidra mest mulig og delta i velsignelsene av Waqf-e-Jadid. Amen.

Visste du at …

1. Hjerterkongen er den eneste av kongene i kortstokken uten bart.
2. Sjiraffer kan vaske ørene med sin egen tunge!
3. Solen inneholder 99% av all massen i hele solsystemet.
4. I Calama i Atacamaørkenen i Chile har det ikke regnet på 400 år!
5. Bare 12 mennesker har vært på månen, og alle er menn.
6. Smaksorganet til sommerfuglen ligger på undersiden av føttene.
7. Kvinner blunker dobbelt så ofte som menn.
8. Verdensbasis slår lynet ned i snitt hele 9 millioner ganger per dag.
9. Gjennomsnitt bruker mennesker 7 minutter fra de legger seg til de sovner.
10. Høyrehendte mennesker lever i gjennomsnitt 9 år lengere enn venstrehendte.
11. Rotter og hester kan ikke kaste opp.

Det internasjonale barnemuseet

Stiftelsen Barnas Historie, Kunst og Kultur, og filmkunstner Rafael Goldin (1920-1994) og hans kone, Alla Goldin, kom på ideen om museet. Og i 1986 ble denne unike samlingen satt til livet.

I dette museet er det oppbevart kunst laget av barn fra mer enn 180 forskjellige land. Her opplever man verden gjennom barnas øyne ved hjelp av ulike kunst; malerier, skulpturer, keramikk, collager, tekstiler m.m.

Av Aqsa Idris

Tehrik-e-Jadid

Den andre kalifen og den Utlovede sønn; Hadrat Mirza Bashir-du-Din Mahmood Ahmad[ra] satte i gang Tehrik-e-Jadid som et prosjekt den 23. november i 1934. Prosjektets krav ble satt gjennom 3 historiske fredagsprekener; den 16., 23. og 30. november. Den andre kalifen[ra] la frem 19 krav – som etter hvert økte til 27 krav – for menigheten og sa:

«Alle kravene i Tehreek-e-Jadid har blitt introdusert for at du kan bli en manifestasjon av Allahs attributter.» (Alfazal vol 0,15 nr. 283)

Hva har menigheten oppnådd ved hjelp av Tehrik-e-Jadid dette året?
Menigheten er utbredt i 207 land per dags dato.

- 776 nye menigheter har blitt etablert
- 401 nye moskeer har blitt bygget
- Den hellige Koranen har blitt oversatt i 74 språk.
- 567,300 mennesker har konvertert til Islam Ahmadiyyat

Med Guds velsignelser har menigheten oppnådd utrolig mye gjennom Tehrik-e-Jadid. Det er en flott vitnesbyrd om sannheten til utlovede Messias Hadrat Mirza Ghulam Ahmad[as]. Gud vil fortsette å velsigne dette prosjektet, men det er viktig at vi selv fra en liten alder forstår viktigheten bak dette prosjektet. Vi som Nasirat må forstå hvilke plikter som ligger over våre skuldre for at menigheten skal nå nye høyder. Måtte Gud hjelpe oss med å forstå velsignelsene av Tehrik-e-Jadid og måtte vi bidra mest mulig i Guds vei. Amen.

Waqf-e-Jadid

Denne ordningen ble fastsatt av Hadrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad[ra] den 27. desember i 1957. Den andre kalifen[ra] hadde store bekymringer for folk som bodde i fjerne strøk. Derfor mente Hudoor[ra] at folk var nødt til å vie sitt liv som misjonærer og lærere for så å gi moralsk og åndelig opplæring til menighetens medlemmer i landlige og fjerne strøk.

Den andre Kalifen[ra] visste at dersom de frivillige medlemmene, som viet livet skulle ha det fulle fokuset på pliktene sine, måtte de få økonomisk støtte fra andre medlemmer i menigheten. Den 1. februar i 1958, ble fjorten misjonærer sendt til utvalgte fjerne strøk i Pakistan. Med Guds nåde og barmhjertighet finnes det i dag tusenvis av misjonærer i hele verden.

OPPSKRIFT

KURDISK KOFTA

Av Berevan Saeed

Ingredienser

<u>Grunndeig</u>

3 dl ris (helst jasminris/grøtris)

2 poteter

6-7 dl vann

1 egg

1 ts salt

<u>Fyll</u>

250 g kjøttdeig

1 liten løk

2 ss hakket selleri/tørket selleri

½ ts salt

½ ts pepper

Matolje til steking

<u>Fremgangsmåte</u>

1. Skrell potetene og skjær dem i 4 biter
2. Kok opp ris sammen med poteter og tilsett salt (slik du koker vanlig ris)
3. La den avkjøles. Tilsett egget og ha den i kjøkkenmaskin, elt deretter godt til en smidig deig
4. Finhakk løk og selleri
5. Stek løk i en gryte i 2-3 min. Tilsett kjøttdeigen og la den stekes.
6. Tilsett selleri, salt og pepper.
7. Del deigen i små biter (på en størrelse med en valnøtt)
8. Lag et hull og fyll den med kjøttdeig
9. Stekes i olje

Denne oppskriften gir ca. 24 kofta.

Energiforbruk

Kroppen har et behov for energi eller drivstoff for å vokse og fungere. Energiinntak er mengden energi i alt du spiser og drikker på en dag.

Innholdet av energi i energigivende næringsstoffer er:

- 1g fett = 37 KJ eller 9 kcal
- 1g protein = 17 KJ eller 4 kcal
- 1g karbohydrater = 17 KJ eller 4 kcal

Når energibehovet hos pasienter kommer under 1500 kcal per dag, risikere de å få for lite jern, vitamin D, B-vitaminer og enkelte andre vitaminer og mineraler.

Energibehovet går trolig ned når vi blir eldre og dette skyldes hovedsakelig at vi har nedsatt fysisk aktivitet og noe nedsatt stoffskifte ved hvile på grunn av redusert muskelmasse. Vi regner med at daglig energiforbruk er:

> Ca. 2150 kcal for en voksen inaktiv kvinne
> Ca. 2600 kcal for en voksen inaktiv mann
> 25 kcal for en sengeliggende
> 35 kcal ved sykdom
> Drikke: Minst 1,5 liter vann

Ved feber øker energibehovet med 10 %.

God helse

Hazrat Mirza Bashir-ud-Din Mahdmood Ahmad[ra] sa som følgende under en av sine taler

"Jeg minner at jeg hadde en drøm der jeg sier til en venn at hvis man avholder seg fra fysisk trening ville man begå en synd. Vi kaller ikke dette en synd i vår hverdagslige liv, men hvis dere forestiller mange liv som er avhengige av en person vil det bli forståelig. Det ville være syndig for en slik person at han ikke tar god nok vare på seg selv. [...] Det vil derfor være en dyd for slike personer at de hviler og holder seg friske.»
(*Way of the Seekers, s. 68-69*)

«For noen dager siden hadde jeg en visjon. Jeg husker at jeg holdt en fredagspreken der jeg sier at vi må ta vare på helsen til våre barn, ettersom den byrden de skal tildeles vil mangfoldiggjøres når det er deres til å bære den».
(*Way of the Seekers, s. 64*)

slimløsende midler dersom barnet er plaget av seigt slim. Sørg for at barnet får i seg rikelig å drikke.Ved kraftige hosteanfall bør barnet tas opp av sengen for å forhindre pustebesvær. Oppsøk lege dersom barnet får høy feber, blir svært medtatt, har vondt for å puste eller puster veldig raskt.

RS-virus

Et forkjølelsesvirus som ofte går som en liten epidemi mellom jul og påske. Rammer både barn og voksne, men rammer de minste hardest. Barn under to årsalderen kan få hoste med astmatisk preg, da tette luftveier, og enkelte blir så dårlige at de må på sykehus.

Behandling: Sørg for at barnet får i seg nok drikke, og oppsøk lege dersom barnet får pustebesvær.

Brennkopper

Brennkopper er en ufarlig, men svært smittsom bakteriell infeksjon i det øvre laget av huden. Den rammer mange barn i småbarnsalderen og man kan få den flere ganger. Gir ikke smerter eller feber, men sår på huden som er røde i bunnen og med gulaktig væske som senere størkner og gir skorpedannelse. Sårene dukker gjerne først opp i ansiktet, rundt munnen, øker raskt i størrelse og sprer seg etter hvert rundt om på kroppen.

Behandling: Antibakterielle kremer påsmøres under dekke av plaster. Dersom sårene fortsetter å bre seg, kan det bli nødvendig med antibiotika. Fordi sykdommen er svært smittsom er det viktig med god hygiene og at barnet holdes hjemme.

Vannkopper

Vannkopper forårsaker et kløende utslett, går over i løpet av en uke og man får det bare én gang i løpet av livet. Det er vanlig å føle seg syk og å ha feber. Utslettet begynner ofte som runde røde flekker på brystet, for deretter å spre seg over hele kroppen.Flekkene blir raskt til væskefylte blemmer. Etter noen dager danner det seg en skorpe som så faller av. Man er mest smittefarlig 1–2 døgn før blemmene kommer, men det kan smitte så lenge det kommer nye utslett.

Behandling: Barn som får vannkopper blir som regel bra igjen av seg selv. Det kan være aktuelt å forsøke reseptfrie kremer som lindrer kløe. Paracet kan dempe smerter og feber.

Den femte barnesykdom (erythemainfectiosum)

En virussykdom med utslett, forårsaket av et Parvovirus (B19). Sykdommen er vanligvis mild, gir et typisk utslett uten samtidig feber eller påvirket allmenntilstand, eventuelt bare beskjedne forkjølelsesplager. Den er smittsom i uken før utslettet opptrer.

Behandling: Tilstanden skal ikke behandles. Den går over etter få dager og medfører ingen fare for komplikasjoner hos barn.

Hånd-fot-munnsyke

Dette er en virusinfeksjon med utslett i munn, hender og fotsåler. Den forekommer først og fremst hos barn under 10 år, er svært smittsom og kan opptre som mindre epidemier.

Behandling: Sykdommen er ufarlig og går som oftest over etter 2-4 dager. Utslettet blir vanligvis borte og huden er fin igjen etter en ukes tid.

Kilder: Norsk folkehelseinstitutt, Norsk helseinformatikk, Helsedirektoratet, uptodate.com

det kan gi fare for dehydrering. Da bør man kontakte lege.

DE VANLIGSTE SYKDOMMENE HOS BARN

Influensa

En virussykdom som gir høy feber, ømme muskler og ledd, hodepine, tett nese og sår hals. Barn kan også få magesmerter og oppkast. Symptomene kommer plutselig, og varer som regel en uke.

Behandling: Følg med på barnets allmenntilstand, gi rikelig med drikke og sørg for hvile. Du kan gi Paracet som febernedsettende.

Halsbetennelse

De fleste halsinfeksjoner skyldes virus. Symptomer er halssmerter, vondt å svelge og noen ganger feber. Dersom barnet har høy feber, hovne mandler og vondt for å svelge, kan infeksjonen skyldes streptokokkbakterier.

Behandling: Halsbetennelser som skyldes virus, går over av seg selv. Gi mye drikke og mat som er lett å svelge, for eksempel suppe, smoothie og yoghurt og litt iskrem til ekstra trøst. Antibiotika kan være nødvendig hvis den skyldes streptokokkbakterier. Dette må sjekkes hos lege.

Omgangssyke

Skyldes virus og smitter veldig lett, særlig blant barn. Mange kaster opp i én til to dager, diaré kan vare i opptil en uke. Omgangssyke er ikke farlig i seg selv, men kan føre til uttørring, som kan være alvorlig, særlig for barn under to år.

Behandling: Sørg for rikelig med drikke til barnet, gjerne i små mengder om gangen. Noen anbefaler en blanding av eplejuice og Farris, eventuelt svak solbærsaft. Det kan være godt med noe lett, salt mat som kjeks eller potetgull. Spedbarn bør ammes, gjerne oftere enn vanlig.

Ørebetennelse

Ørebetennelse er en følgetilstand i forbindelse med forkjølelse eller influensa, som kan gi feber og kraftige smerter i øret. Smertene forverres når barnet ligger, som regel på grunn av væske i mellomøret som presser på trommehinnen.

Behandling: Som regel vil den gå over av seg selv, men i enkelte tilfeller kan barnet trenge antibiotika. Det kan hjelpe å sove med hodet høyt.

Falsk krupp

Noen barn får hevelse i øvre del av halsen ved forkjølelser, og de vil da kunne få pustevansker.Det vanligste er at barnet, i starten av en forkjølelse, våkner med hoste og tung pust et par timer etter at det har lagt seg på kvelden. Hosten er ganske typisk og beskrives gjerne som "bjeffende".

Behandling: Ha det kjølig på soverommet og la barnet sove med hodet høyt. Hvis det våkner og er plaget, ta det med ut i kald luft. Hvis det er behov for behandling, vil legevakten kunne gi barnet inhalasjoner med medisiner som åpner luftveiene.

Bronkitt

Skyldes som regel virus, og gir hoste dag og natt, som forverrer seg ved anstrengelse. Noen barn kan hoste til de brekker seg. Barnet kan være tungpustet og ha sårhet i brystet, samt hoste opp blodblandet eller gulgrønt slim dersom sykdommen varer i mer enn en uke.

Behandling: Bronkitt går som regel over av seg selv. Ved tørrhoste kan hostedempende medikamenter gis. Gi

VINTERSYKDOMMER

Av Sana Dar

Vinteren kan bli en sykdomsstaffett for småbarnsfamilien. Har du barn i barnehagen eller barn i skolealder, og vil vite om de ti vanligste sykdommene disse barna får, kan du fortsette å lese denne artikkelen.

Spesielt det første året etter at barnet har startet i barnehagen er tøft. Barnets immunsystem er umodent og er derfor mer mottagelig for bakterie- eller virusinfeksjoner.

Når man snakker om barnesykdommer, mener man en gruppe svært smittsomme sykdommer som det er vanlig å få i barnealderen, ofte får barnet også utslett. Tidligere fikk barn i Norge meslinger, kusma og røde hunder. Dette er barn i dag vaksinert mot gjennom MMR-vaksinen som man får på helsestasjonen. Man kan derfor nå regne med at barnet rammes av forkjølelse, influensa, omgangssyke, vannkopper og ørebetennelse. Mange foreldre blir svært engstelige når barnet deres blir sykt. Det som er viktig å vite er at de fleste sykdommene som barna går gjennom skal ikke behandles av lege, men gjennom hvile, trøst, saft og eventuelt en Paracet dersom barnet har høy feber eller er plaget av ubehag.

Ifølge helsedirektoratet er det normalt med opp til en luftveisinfeksjon i måneden i vinterhalvåret. Fortvil ikke, immunsystemet blir bare flinkere til å bekjempe mikrober det har lært seg å kjenne igjen.

Når skal du oppsøke lege?Små barn får lett feber. Den normale temperaturen kan variere fra barn til barn. Men mer enn 37,5 grader om morgenen og 38 om kvelden anses å være forhøyet temperatur ifølge Folkehelseinstituttet. Når du skal vurdere hvor sykt barnet er, og om man skal oppsøke lege, så er det barnets allmenntilstand som er viktig. De trenger sjelden tilsyn av lege så lenge formen er ok. Med noen dagers hvile hjemme, vil de komme seg.

Det er lurt å se om barnet orker å leke og er litt aktivt eller om han bare vil slappe av og sove. Drikker han og tisser flere ganger om dagen så er det et godt tegn. Et febersykt barn som ikke vil drikke og som ikke har våte bleier eller går på do, kan være tegn på at barnet ikke får i seg nok væske, og

Waqf-e-Jadid ble etter hvert utvidet til Storbritannia, Bangladesh og noen afrikanske områder. Det har også blitt sendt misjonærer til Sikkim, Bhutan, Assam og Nepal. Innledningsvis var det kun Ahmadi muslimer boende i Pakistan som ga ofringer for dette prosjektet, men i 1966 erklærte den andre kalifen[rah] at barn også kunne delta i ofringene og det ble åpnet en konto for unge helt ned til nyfødtalderen. Den 27. desember 1987 erklærte den fjerde kalifen[rah] dette prosjektet for å være en internasjonal virksomhet der alle Ahmadi muslimer kunne delta uavhengig av deres bosted. Den dag i dag bidrar samtlige land med ofringer. Hudoor[rah] anbefalte at nye konvertitter burde delta i disse ofringene for å forså viktigheten av finansielle ofringer.

Den 12. januar 2007 sa den femte kalifen[aba] som følgende:

«Jeg erklærer at samtlige Ahmadi muslimer inkluderer sine barn i dette prosjektet, slik at deres barn kan utvikle en god vane. Barn utgjør en stor del av menigheten og deres bidrag vil være små men likevel betydelige. Hvis dere lærer dem å spare vil de voksne automatisk følge etter. Hvis dere klarer å utføre dette vil vi klare å dekke alle kostnadene til India og deler av Afrika.»(Fredagstale, den 27. januar, 2007, Bait-ul-Futuh, London)

Ahmadiyya-menigheten i Norge deltar i dette prosjektet etter evne. Vi har klart å holde oss blant de topp ti i nedbetaling av Waqf-e-Jadid. Måtte Gud gjøre oss i stand til å fortsette å ofre, og være oppmerksom på om det er noen blant oss som ikke har fått muligheten til å bli en del av disse ofringene. Hvis vi fortsetter å holde oversikt og strever etter å forbedre oss, vil vi uten tvil kunne hevde at enhver mann og kvinne og ethvert barn deltar i Waqf-e-Jadid.

Den utlovede Messiasas sa som følgende:

"Deltakelse i slike viktige prosjekter vil ikke minke deres rikdom, den vil i stedet økes. Dette er en tid for å tjene andre; handle derfor med iver og mot. Deretter vil det komme en tid da selv et gullfjell ikke vil kunne likestilles de ofringene vedkommende gjør i dag."(Diverse annonser; vol. 2, side 613, 1903)

Året for Waqf-e-Jadid starter fra den 1. januar og varer frem til den 31. desember.

Året for Tehrik-e-Jadid starter den 1. november og varer frem til den 31. oktober.

være Allahs velsignelse og nåde var resultatene slående.»(Al-Fazl, 11. november, 2002, side 5)

Nagar Parker er et ørkenområde i Pakistan som grenser mot den indiske landegrensen. Her bor det en majoritet av fattige hinduer. De lever av jordbruket i ørken etter en sjelden regnværsdag. Det var en periode da det ikke fantes en eneste vanndråpe eller medisinsk hjelp på flere mils omkrets. Som et resultat av dette døde flere hundre mennesker da de ikke kunne helbrede de minste sykdommer. I tillegg til det var de rammet av store summer med gjeld, og generasjon etter generasjon sank ned i levestandard på grunn av det rentebelagte lånet. Det krydde blant annet av giftige slanger og insekter som resulterte i en økning av antall døde hvert år. Misjonærer har etablert seg i dette området og sørget for å skjenke befolkningen medisinsk hjelp. Ved Allahs nåde har de klart å helbrede flere, og kvinner fra avsidesliggende områder går flere mil for å møte disse misjonærene slik at de kan pleie deres barn. De mottok også en åndelig behandling i tillegg til den fysiske, noe som har ført til at majoriteten blant hinduene har konvertert til islam og blitt Ahmadi muslimer. Den dag i dag er det lokale menigheter etablert i dette området. Forholdene har forbedret seg; en brønn er tilgjengelig for lokalbefolkningen, gjelden har blitt rentefritt slik at de kan utføre jordbruk uten problemer, og den generelle levestandarden har økt.

På den ene siden hadde vi områder der kristne prester konverterte muslimer, mens hinduer på en annen side brukte alle sine krefter på å overvinne det svake antallet av muslimer i andre områder. Takket være Waqf-e-Jadid fikk menigheten muligheten til å drive misjonsvirksomhet blant hinduer, og samtidig nedkjempe den kristne konspirasjonen. I samarbeid med den lokale Ahmadiyya-menigheten i Karachi ble det mulig å skaffe medisinsk utstyr for å bygge et sykehus i dette ørkenområdet. Ahmadi muslimske leger samt et personal av helsearbeidere viet sine liv for å tjenestegjøre i dette sykehuset. Den fjerde kalifen[rah] sa som følgende:

«Waqf-e-Jadid består av hengivne tjenere med en sterk offervilje og uselviskhet som tjenestegjør under slike vanskelige tider, og velger å leve fattigslige liv i Pakistan. De er opptatt med å tjene menigheten og klager derfor aldri over sin situasjon.»

De finansielle kildene til dette prosjektet er svært begrenset, noe som fører til at misjonærene lever enkle liv. Vi kan ikke forestille oss de forholdene de arbeider under. Det sies at en misjonær som var på vei til å låse opp dørene til et misjonsbygg plutselig oppdaget en hissende slange i nærheten. Da misjonæren satte seg ned for å spise, nærmet slangen seg. Misjonæren tilbrakte hele natten med å våke over slangen, ettersom slangene i disse områdene får skarpere syn om natten. Slangen ville dakomme å legge seg ved det sovende mennesket og angripe byttet sitt ved å overføre gift.

og det ble lagt frem detaljer for å fremheve ordningen:

"Hensikten med å dedikere sine liv er å spre misjonærer i alle områder mellom Peshawar og Karachi. Det skal være minst en misjonær bosatt i lokalområder der han kan arbeide blant lokalbefolkningen ved å åpne en form for skole eller butikk som han kan drive og arbeide med."

Og videre sa han at:

"Vår menighet burde huske at hvis de ønsker suksess er det viktig at de opprettholder denne offerviljen og sprer et solid nettverk av reformasjon. Jeg ønsker å si til mine trosfeller at de skal prøve sitt ytterste med å delta i denne ordningen og presentere seg selv for å tjene menigheten. Hvis vi klarer å samle opp en stor gruppe på tusen misjonærer vil vi klare å dekke utdanningsbehovet til områdene som befinner seg mellom Peshawar og Karachi. Innledningsvis vil vi rekruttere ti misjonærer, og deretter vil vi øke antallet til tusen."(Al-Fazl, 18. februar, 1958)

Den andre kalifens iver for å gjøre dette om til et vellykket og velsignet prosjekt kan beskrives med følgende sitat:

«Dette er Guds prosjekt, og det vil sannelig fullendes. Gud har innstiftet tanken om dette prosjektet, så hvis jeg til og med må selge mitt hus og mine klær for å drive det frem, vil jeg fortsatt være villig til å fullføre det. Selv om alle medlemmer av menigheten slutter å støtte meg i dette prosjektet, vil Guds engler tre frem for å bistå meg.»(Taler om Waqf-e-Jadid av den andre kalifen[ra])

Hudoor[ra] ble vist en visjon der han holder tale der han sier som følgende:

«Den hellige Profeten[saw] sine følgesvenner var så svake og hjelpeløse at de ikke klarte å kjempe mot en liten gruppe på ti; bestående av persere og romere, men så kom det en tid da de klarte å spre seg til alle verdens hjørner bærende på Islams sorte fane. Allerede femten år etter den hellige Profeten[saw] sin bortgang klare de å spre seg til Kina og India. Dere burde derfor lage dere små sorte faner og spre dere til alle verdens hjørner i samarbeid med Waqf-e-Jadid. Dette herredømmet vill ikke være av politisk art, men mer som et religiøst imperium, ettersom vi vil utdanne og belære andre om religionen, og dermed helbrede dem."

Menigheten samtykket i dette oppdraget og ungdommen viet sine liv for å tjene menigheten. Det ble avholdt utdannings - og oppdragelseskurs for de unge, en liten skare ble oppdratt til å sette i live dette prosjektet. Den 12. februar i 1958 ble den første gruppen av misjonærer sendt ut. Dette var en gruppe misjonærer som med et godt sinn klarte å leve sine liv i all sin enkelhet. De flyttet til avsidesliggende områder med dårlig tilgang til rent drikkevann. Vannet de drakk hadde en smak mer bitter enn smaken av lampeolje. Disse misjonærene ignorerte alle vanskeligheter og kom tilunnsetning for den trengende menneskeheten. Takket

TEHRIK-E-JADID OG WAQF-E-JADID

Originalartikkel av Tahira Zartasht Khan

Det er flere blant oss kvinner og ungdom som har en feilaktig oppfatning av at Tehreek-e-Jadid og Waqf-e-Jadid er to navn på en og samme ordning. Disse prosjektene ble innledet av den andre kalifenra ved ulike tidspunkter. Ordningene er i full drift på hvert sitt arena den dag i dag.

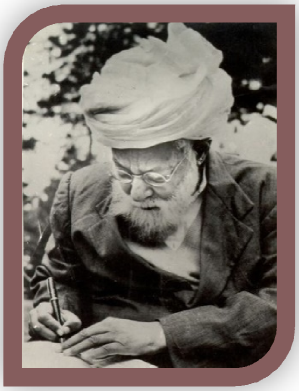

Tehrik-e-Jadid ble startet i 1934 som en respons på den massive anti-Ahamdiyya-propaganda satt i gang av Ahrar-bevegelsen. Dette var perioden før Pakistans grunnleggelse, da det britiske imperiet fortsatt regjerte over det indiske subkontinentet. Overraskende nok var den britiske regjeringen med på å støtte propagandaen mot Ahmadiyya Menighet. I en tid da menighetens fiender truet med å tilintetgjøre menighetens eksistens, reiste den andre kalifen[ra] seg og erklærte grunnleggelsen av et globalt nettverk av misjonsarbeid. For å utføre dette oppdraget ble Tehrik-e-Jadid grunnlagt, og takket ved Gud har dette velsignede prosjektet gjort seg gjeldende i alle verdens hjørner, noe som har gjort det mulig å utføre misjonsarbeid i land utenfor Pakistan. Det har blitt grunnlagt moskeer og diverse misjonsbygg, ungdommen har viet sine liv for å spre islams budskap om Guds enhet. Vi kan i dag vitne de mange velsignelsene til Gud med våre egne øyne.

Waqf-e-Jadid ble stiftet etter grunnleggelsen av Pakistan i 1957 av den andre kalifen[ra] som et siste ledd i hans mange grunnleggelser. Under anledningen for Eid-ul-Azha i 1957 holdet den andre kalifenra en tale der han la frem eksempelet til Profeten Ismael[ra] og hans offervilje, og oppfordret ungdommen til å vie sine liv for å tjene menighetens arbeid med å spre Islams budskap. Han sa:

"Jeg vil at ungdommer som nærer et ønske om å vie sine liv skal trå i fotsporene til Hadrat KhwajaMuhai-ud-Din[ra] og Hadrat Shahab-ud-Din Sehrordi. Jeg vil at disse ungdommene skal presentere seg selv for meg slik at de kan vie sine liv i henhold til Tehrik-e-Jadid, og slik at jeg kan sette dem i tjeneste til å belære muslimer."

Innledningsvis var hensikten med dette prosjektet å sørge for utdanning av Ahmadi muslimer bosatt i landsbyene og de avsidesliggende strøkene. Etter en kort periode ble prosjektet ytterligere utvidet

RESULTATER AV TEHREEK-E-JADID

Av Amna Javaid

16 401 MOSKEER

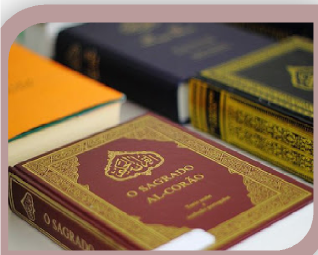

74 OVERSETTELSER AV DEN HELLIGE KORANEN

8 JAMIA AHMADIYYA

2 800 MISJONSBYGG

600 SKOLER

40 SYKEHUS

15 RADIOSTASJON

manifestasjon av Allahs attributter.» (AlFazal vol 0,15, nr 283)

Den nye verdensorden som ble etablert ville forandre livene til millioner rundt omkring i verden. Under lanseringen av prosjektet var det kun noen få tusen medlemmer i menigheten. Selv om menigheten tilsynelatende ikke var den mest velstående i form av materielle goder, var den største rikdommen i menigheten et sterkt fellesskap og samhold. Prosjektets grunnleggende filosofi var basert på å adlyde alle lover. Med et diskre og varsomt start ble grunnlaget for prosjektet sakte men sikkert styrket gjennom dedikasjon av frivillige arbeidere som ble veiledet av Khalifat-ul-Masih.

Under JalsaSalanaStorbritannia i 2015 fortalte den femte kalifen[ra] om menighetens utvikling. Med Guds velsignelse har menigheten i år blitt etablert i et nytt land, noe som har ført til at Ahmadiyya Muslim Jama'at har utbredt seg i 207 land per dags dato.

Tehrik-e-Jadid vil med Guds velsignelser fortsette å nå nye høyder. De mange oppnåelsene til menigheten vi dette prosjektet er et flott vitnesbyrd på sannheten til den utlovede Messias, Hadrat Mirza Ghulam Ahmad[as]. En stemme som startet i en liten by i India har i dag blitt hørt og respektert i hele verden. Vår plikt som Ahmadi muslimer er å stryke denne stemmen og formidle budskapet til den utlovede Messias[as] videre. Dette kan kun skje hvis vi forstår viktigheten Tehrik-e-Jadid. Måtte Gud hjelpe oss med å forstå velsignelsene ved Tehrik-e-Jadid og måtte vi bidra mest mulig i Guds vei. Amen.

Abu Huraira forteller at den hellige Profeten[saw] sa:

«Allah den Allmektige sier: utfør ofringer med et stort hjerte, og Allah vil bruke av sin formue på dere.»

«Det stiger ned to engler hver morgen. En av dem sier: Allah! Gjengjeld (godt) mot han som ofrer; og den andre sier: Allah! tilintetgjør eiendommen til den som er tilbakeholden i denne saken.»

«Enhver som bruker noe i Allahs sak, vil bli belønnet med 700 ganger mer.»

Tehrik-e-Jadid
En ny verdensorden

Av Aqsa Idris

Ifølge, World Christian Encyclopedia,er Ahmadiyya Muslim Jama'at den raskest voksende trossamfunn i Islam. På internasjonalt basis er Ahmadiyya Muslim Jama'at den største muslimske menigheten samlet under en kalif.

Det er virkelig et flott vitnesbyrd om sannheten til Den utlovede Messias[as]. Det er verdt å undre seg over hvordan en stemme som startet i en liten by i India blir i dag anerkjent over hele verden. Hvordan blomstret denne stemmen til et internasjonalt nivå? Og hva får den til å fortsette?

Som enhver guddommelig inspirert bevegelse, møtte Ahmadiyya Muslim Jama'at også enorm motstand. I 1934, da litt over førti år hadde gått siden menighetens oppstart, møtte menigheten stor motstand spesielt av en gruppe kalt Majlis-e-Ahrar. Deres formål var å utslette menighetens navn fra jordens overflate, og deres leder Ataullah Shah Bukhari lovte å ikke hvile før målet var oppnådd. Til tross for alle mulige trusler forble menigheten uberørt. Under denne sensitive perioden ledet vår da værende kalif, Hadrat Mirza Bashir-du-Din Mahmood Ahmad[ra] og sa:

«Jeg ser jorden rykke vekk under føttene på Ahrar. De sier de vil tilintetgjøre menigheten, men Allah den Store har fortalt meg om en plan som vil føre til menighetens spredning til alle verdens, og ingen vil være i stand til å utrydde den.»(Khuddam.ca)

Profetien til Hadrat Mirza Bashir-du-Din Mahmood Ahmad[ra] gikk i oppfyllelse; etter kort tid kom Majlis-e-Ahrar i konflikt med flere muslimske grupper som førte til deres opphør.

Etter å ha mottatt denne Guddommelig inspirasjonen og veiledningen lanserte Hudoor[ra] et prosjekt ved navn Tehrik-e-Jadid, og sa følgende:

«Formålet med å lansere Tehrik-e-Jadid er å få opprettet et fond slik Allahs budskap med lettelse kan spres til alle verdens hjørner.»(Khuddam.no)

Prosjektets grunnleggende forutsetninger ble etablert gjennom 3 historiske fredagsprekener, som ble holdt den 16., 23. og 30. november i 1934.

Den andre kalifen[ra] la frem 19 krav – som etter hvert økte til 27 – for medlemmene og sa:

«Alle kravene i Tehrik-e-Jadid er blitt introdusert for at dere skal kunne bi en

ofringer bærer så mange frukter selv i våre tid at deres nåværende generasjoner nyter av dem. Nå er det på tide at disse generasjonene gir så mye som de kan i henhold til deres midler.

Den andre kalifen Hadrat Mirza Bashir-du-Din Mahmood Ahmad[ra] sa: *«Den som er motvillig for å bruke i Allahs sak og prøver å redde sin eiendom, burde vite at denne eiendommen vil ikke være til noe hjelp i det Hinsidige. Den vil ikke bli gravlagt med ham, og dersom det blir begravd med ham vil det likevel ikke være til noen hjelp. Den eneste rikdommen som vil gagne ham i det Hinsidige er den han bruker i Allahs sak i denne verden.»*

Videre sier han at: *«Den utlovede Messias[as] har startet et oppdrag, og det er vår plikt å hjelpe ham i dette oppdraget. Han har også uttalt i* Brahin-e-Ahmadiyya *at vi har startet et religiøst oppdrag, nemlig å forkynne Guds ord. Det er en plikt for alle i denne menigheten å bidra økonomisk i dette oppdraget. I denne tiden er det økonomiske ofringer som er den største ofring.»*(Khutbat-e-Mahmud, bind 5, fredagspreken 10.aug.1917)

I lyset av dette må vi se på oss selv og vurdere hvor vi står. Det er veldig viktig at vi forstår viktigheten av økonomiske ofringer. Khalifat-ul-Masih appellerer til oss gang på gang om økonomiske ofringer for å møte samfunnets behov. Vi må huske at det er Allah den Opphøyde som har lovet dem assistanse. Vi er de heldige som blir kallet på og kan være en del av dette ved å bidra med det vi kan slik at Gud kan belønne oss. Gud er ikke avhengig av menneskers hjelp for fullføre Sine planer.

Den utlovede Messias[as] har sagt at:

«Den som ikke gir Chandai tre måneder, er ikke del av denne menigheten.» (Majmu'aIshteharat, bind 3, s. 468-469)

Måtte Allah gjøre oss i stand til å forstå kjernen av ofring og bidra med det vi kan av det Allah har skjenket oss. Amen.

Kilder:

- Ahmadiyya Gazette Canada, 16. juni 2014.
- Fredagspreken gitt av Hazrat Kalifatul Masih V, 7. januar 2011
- *An Introduction to financial sacrifice*publisertav Tehreek-e-Jadid Anjuman Ahmadiyya Pakistan

for noen formue fra mennesket. Snarere er det mennesker som er avhengige av Hans hjelp. Så hvis man ikke gir i Allahs sak når Allah har gitt oss muligheten til å gjøre det er det ulydighet, noe som vil mishage Ham. Den som ikke adlyder Allah er lik den som ødelegger seg selv med egne hender.

Den femte kalifen[aba] sier i sin fredagspreken at: «*Å ofre blir en stor dyd når man gir av det man elsker. Gud belønner uten tvil alle dydige handlinger som er gjort for å behage Ham. Den beste belønning blir gitt når en gir av det beste en eier. En som stadig forsøker å oppnå høy grad av fromhet vil alltid streve etter å behage sin Gud. Så nøl ikke med å gi det beste av det dere har. En slik person er alltid beredt til å gjøre et hvert form for offer for å styrke sin tro. En sann troende er alltid engstelig for å oppnå høye nivåer av dydighet.*» (Fredagspreken 06.01.2012)

Allah kjenner til våre hjerter. Det er iveren og intensjonen bak ofrene som avgjør om et offer er stort eller lite. Allah kjenner til den økonomiske tilstanden til ethvert menneske og belønningen blir derfor gitt i henhold til intensjonen og ånden bak et offer.

Angående vår tidsalder ble det forutsagt for over 1400 år siden av den hellige Profeten Mohammad[saw] at det ikke lenger vill være nødvendig å ofre sine liv etter ankomsten til den utlovede Messias[as]. Den utlovede Messias[as] sin oppgave ville være å starte en Jihad hvis våpen vil være pennen. For utføre denne formen for Jihad ville økonomiske ofring være nødvendig.

Den utlovede Messiasas har sagt at: «*Hvor velsignet er ikke denne tiden som ikke krever våre liv? Denne tiden krever ikke ofring av liv, i stedet krever den bare at vi gir av vår rikdom etter vår kapasitet. Så la enhver av oss bidra med det den kan.*»(Al-HakamQadian, 10. juli.1903)

I 1879, da den utlovede Messias[as] ville gi ut sin bok *Brahin-e-Ahmadiyya*, hadde han ikke nok penger til å publisere hele boken samtidig. Han uttrykker sin angst om manglende midler spå følgende vis:

«*Da jeg skrev* Brahin-e-Ahmadiyya, *min første bok, hadde jeg ikke nok penger til å publisere den. Jeg var en ukjent og dunkel person på den tiden, og det var ikke mange jeg kjente. Jeg ba til Allah den Allmektige og ble velsignet med denne åpenbaringen: Rist palmetreet, og søte og friske dadler vil falle for deg.*»(Haqiqatulwahi, RoohaniKhaza'in, bind 22, s. 350)

Etter å ha mottatt denne åpenbaringen ba den utlovede Messias[as] menighetens medlemmer om assistanse, Allah den Allmektige ordnet for forsyninger og boken ble trykt. Senere begynte den utlovede Messias[as] å formane menigheten til å gi regelmessig*Chanda*. Den utlovede Messias[as] sine ledsagere la fram sine ofringer i henhold til sin råd. Deres

Finansielle ofringer

Av Mehrin Hayat

I Islam er det blitt lagt stor vekt på å gi almisser og drive veldedighet, med andre ord gi penger i Allahs sak. Finansiell ofring er en rettledning for de troende. Å gi i Allahs sak styrker troen, siden en mottar Allahs velsignelser som et resultat av dette. Det er ikke meningen at man skal gi for å skryte eller for å gjøre en favør for noen. Man skal i all hovedsak gi for å søke Allahs velbehag, for å hjelpe de trengende, for å styrke menigheten og for å kunne spre Guds budskap. Vi lærer både gjennom Hadith og den hellige Koranen at når man gir skal man gjøre det i hemmelighet.

En av de viktige attributtene til en troende som er nevnt i den hellige Koranen er:*«(For) de som tror på det usette, og som holder bønn (regelmessig), og som gir av det Vi forsyner dem med.»*(Sura 2, vers 4)

Når Gud skjenker et folk eller fellesskap med Sin hjelp og nåde krever Han noen ofringer og hengivenhetfra dem. Ofring er avgjørende for å oppnå Guds nærhet og glede. Hva er da en ofring? Det varierer fra tid til annen og er avhengig av omstendigheter i alle aldre. I den hellige Profeten Muhammad[saw] sin tid var det viktigere å ofre ens liv siden muslimene kontinuerlig gjennomgikk grusomheter. De vantro tvang dem inn på slagmarken. Selvom det var viktigere å ofre sitt liv ble det gjort økonomiskeofringer også hver gang det var behov for det. Det var flere som ga store deler av sine eiendeler. Selv den hellige Profeten[saw] la fram alt han eide når behovet viste seg og ofret alt uten å nøle.

Den hellige Profeten[saw] gikk gjennom to perioder i sitt liv. I begynnelsen levde han under trange kår, men i den andre delen av livet hans skjenket Allah den Allmektige ham med en overflod av rikdom. Han var ikke tilbøyelig for verdslig rikdom i noen av periodene.

En gang fikk den hellige Profeten[saw] slaktet en geit, og kjøttet ble fordelt blant de fattige. Senere spurte Profetens[saw] sin kone, Hazrat Aisha[ra] om hvordan fordelingen hadde gått. Hun svarte at alt var borte og at hun hadde spart en liten del av kjøttet. Da den hellige Profeten[saw] hørte dette sa han at: «Aisha, du burde ha sagt at alt var spart bortsett fra et lårstykke.»(HadiqatusSalihin, s. 709)

Allah den Allmektige sier i den hellige Koranen: *«Hør, dere er dem som inviteres til å gi ut for Allahs sak. Og blant dere er det den som er gjerrig, og de som er gjerrige, er kun gjerrige mot deres egne sjeler. Og Allah er den (Rike og) Selvtilstrekkelige, men dere er de fattige som har behov (for Ham). Dersom dere vender dere bort, så vil Han bringe et annet folk i stedet for dere, og så vil de ikke likne dere.»*(47:39)

Koranen sier at Gud er Selvtilstrekkelig og Herre over alle verdener. Han besitter uendelige skatter, og Han har ikke behov

menneskerettigheter og rettigheter gitt av Gud på.

Hudoor[aba] sa: økonomiske ofringer er nødvendig for å ivareta rettighetene til menneskeheten, samt å forplante en åndelig tro. Denne store oppgaven skulle nå sitt høydepunkt under tiden til den utlovede Messias[aba], og i dag er vi Ahmadi muslimer heldige som får bidra til gjennomføringen av denne velsignede oppgaven og tilegne oss gleden til den Allmektige Gud.

Hudoor[aba] sa: takket være kunnskapen og opplæring formidlet til oss av den utlovede Messias[as], utøver et stort flertall av Ahmadi muslimer økonomiske ofringer ut av sin personlige dyrebare formue, for å fremheve og formidle troen. Gud den Allmektige har bestemt at Islams fremdrift skal praktiseres gjennom den utlovede Messias[aba], og dette er grunnen til at Gud fortsetter å integrere ånden av økonomisk ofring i de sanne troendes hjerte.

Hudoor[aba] viste til eksempler av nye konvertitter i Afrika som innprentet i seg den sanne ånden av økonomisk ofring og som ivrig har brukt sin rikdom etter den Allmektige Guds vilje.

Hudoor[aba] sa: i fjor betalte en oppriktig Ahmadi fra Kerala i India dobbelt så mye Tehreek-e-Jadid enn sitt tidligere bidrag, og han har også i år økt sitt bidrag til et ekstraordinært nivå.

Hudoor[aba] fortalte om flere lignende hendelser og sa: disse ofringene er ikke bare gjort av de som har vært Ahmad muslimer i over lang tid, men også av nykommere fra Afrika, Europa og andre deler av verden. Små barn og kvinner har også vært med på den ekstraordinære ofringen, noe som rett og slett er fantastisk.

Hudoor[aba] presenterte videre en kort oversikt over bidragene gjort av menigheten for Tehreek-e-Jadid og snakket om viktigheten av økonomisk ofring for Tehrik-e-Jadid og Waqf-e-Jadid.

Hudoor[aba] kunngjorde innledningen av det nye året for Tehrik-e-Jadid og presenterte en gjennomgang av fjorårets bidrag: Ifølge rapporter i år har Ahmadiyya Muslim Jama'at globalt, foretatt økonomisk ofre for Tehrik-e-Jadid til en verdi av £ 8 470 800 00.

Ahmad muslimer fra Pakistan er ikke bare ledende i økonomiske ofringer, men også i å ofre sine liv. Posisjonene til de tre første menighetene foruten Pakistan er som følgende: Tyskland, Storbritannia og USA. De tre fremste byene i Pakistan er: Lahore, Rabwah og Karachi. Hudoor[ba] presenterte også en gjennomgang av de finansielle ofringene gjort for Tahrik-e-Jadid av Ahmadi muslimer i Afrika og andre land rundt omkring i verden.

Hudoor[aba] sa: Måtte Gud akseptere de økonomiske ofringene gjort av Ahmad muslimer over hele verden og velsigne deres verdslige affærer og deres sjeler. Måtte Gud gjøre menighetens administrasjon egnet til å forvalte disse midlene oppriktig.

Kilde: Brev fra (Ch.Hameedullah) WakilA'la, Tahrik Jadid Anjuman Ahmadiyya Pakistan
Datert: 12. nov. 2014

stort valg. Jenter burde også be før de tar en avgjørelse, og deretter analysere hele situasjonen og ikke la seg bli drevet av følelser. Hvis dere da føler en tilfredsstillelse og gutten velger å konvertere, burde dere gifte dere.

Hvordan kan unge jenter beskytte seg selv mot dårlig innflytelse i skolemiljøet?

Dere må først og fremst øke deres religiøse kunnskap, avholde deres daglige bønner regelmessig og huske at det finnes en Gud. Husk at Allah holder øye med deres handlinger. Deretter er det nødvendig at dere søker om Allahs tilgivelse når dere vitner djevelske påfunn og handlinger. Si; "Å Allah, jeg søker tilflukt hos Deg mot Satan den forbannede". Si disse ordene med forståelse av hva de innebærer. Hvis dere handler med opplagthet vil dere ved Guds nåde bli skånet mot dårlig innflytelse.

Fredagstale *07.11.15*

(Al-Fazl International, 24. juli-30. juli 2015)
Oversettelse av fredagstale 07.11.2014

Oversatt av Sabiha Rahman

Hudoor[aba] resiterte vers 93 av sura Al-Imran og leste opp dens oversettelse:

"Aldri skal du oppnå rettferdighet med mindre du bruker ut av det du elsker; Og hva enn du bruker, er Allah visselig velviten om det." (3:93)

Huzoor[aba] sa: når den utlovede Messias[as] forklarte dette sa han:

«For å oppnå reell høytidelighet og tro har det vært uttalt, at du aldri skal oppnå rettferdighet med mindre du bruker av det som du elsker. Dette fordi en stor del av sympati og medfølelse for Guds skapelse nødvendiggjør bruken av rikdom. Hvordan kan et menneske være til nytte for andre med mindre han ofrer selv?»

Det ovennevnte verset lærer oss om den store ofringen. Derfor er bruken av rikdom etter Allah den Opphøydes retningslinjer en slags målestokk for prøvelse av menneskets lydighet og rettferdighet.

Hudoor[aba] sa: det er Guds nåde mot oss at vi har vært i stand til å godta den utlovede Messias[as], som på den ene siden reformerte vår tro og våre handlinger i samsvar med Guddommelige bud og lære, og på den andre siden lærte oss måter og metoder for å oppnå åndelig utvikling. Han ledet vår oppmerksomhet mot rettigheter gitt av Gud og menneskerettigheter. Han innprentet i oss en ånd av ofring av våre liv, rikdom, og vår tid. Selv våre barn vil strebe etter å oppnå Hans glede.

Hudoor[aba] sa: I verset nevnt tidligere leder Gud vår oppmerksomhet mot åndelige forpliktelser, hvorav det ene er å ofre fra vår rikdom og formue. Økonomiske ofringer er en fin måte å utøve

Når vi hevder at det er Gud som har skapt alt, er det en del ikke-religiøse mennesker som ønsker å vite hvem som har skapt Gud. Hvordan skal en takle et lignende spørsmål?

Hvis du forteller en ateist at det finnes en Gud som har åpenbart en religion vil han svare at ettersom han ikke tror på en Gud hvordan kan ha da følge en religion? Derfor er det viktig at dere først overbeviser dem om Guds eksistens. De fleste aksepterer at det finnes en kraft som driver hele universet via en naturlov. Men hvem er det som har skapt denne kraften? Svaret vil være at det er en enda høyere makt over denne kraften. Til slutt må de innrømme at det eksisterer en høyerestående makt, og denne makten er Gud selv. Det er ingen behov for å skape Gud. Hvis det hadde vært et behov, så hvem har skapt hvem? Hvem skapte så denne makten? Ble den skapt fra et intet? Hvis den ble skapt av seg selv, så kan vi også si at Gud er skapt fra et intet. Jeg vil anbefale deg å lese boken «Vår Gud». Det er en lett forståelig bok for barn. Les denne boken slik at du kan fortelle hva Gud er, og hvem som skapte hva og hvordan det ble skapt. Ta initiativet til å lese selv.

Kan en Ahmadi muslimsk jente gifte seg med en mann som ikke er Ahmadi?

Nei, ettersom den utlovede Messias[as] ikke har gitt tillatelse til at en jente fra menigheten gifter seg med en ikke-Ahmadi. En jente vil tre inn i mannens omgivelser og miljø slik at den kommende generasjonen blir ødelagt. Derfor er det beste å følge rådet til den utlovede Messias[as], ettersom jeg ikke har rett til å endre dette forbudet. Ahmadi muslimske jenter burde derfor gifte seg med menn fra menigheten.

Det er noen gutter som konverterer til Ahmadiyyat med et krav om å være trofast mot troen for et helt år. Hensikten er ikke kun å gifte seg, ettersom det sanne formålet er å gifte seg samtidig som fremtidige generasjoner mottar en god oppdragelse. Hvis det er noen gutter som får tillatelse, er det satt et krav om at han skal prøve å konvertere henne. Jenter har en tendens til lett å bli påvirket av ektemannen og hans familie. Hvis en jente gifter seg med en Ahmadi muslimsk gutt vil hun mest sannsynlig utføre Ba'it og konvertere til Ahmadiyyat. Jeg har møtt en del par der jeg selv har gitt gutten tillatelse til å gifte seg, der jenta har konvertert. Det er sjeldent at en gutt konverterer, noe en del jenter har i frustrasjon skrevet til meg om. Derfor burde man følge rådet til islam og rådføre seg med sine foreldre før man tar et så

leilendingene. På et slikt tidspunkt utnyttet de kristne misjonærer situasjonen og påvirket hinduene til å konvertere til kristendommen. Til gjengjeld
ville de få økonomisk støtte og hjelp fra de kristne. Den andre kalifen[ra] bekymret seg meget rundt dette, og ønsket at det hinduistiske samfunnet ble en del av Islam Ahmadiyyat. Med Guds velsignelser var Waqf-e-Jadid prosjektet som iverksette den andre kalifen[ra]sitt ønske. Hadrat Mirza Tahir Ahmad[ra] utvidet Waqf-e-Jadid ordningen til hele verden. Dette prosjektet var det siste initiativet den andre kalifen[ra] la frem for menigheten.

Den andre kalifen[ra] sa:
«Jeg vi rette oppmerksomheten til menigheten mot at de skal forstå viktigheten bak denne ordningen og vie sin fulle oppmerksomhet til den, og prøve sitt ytterste for å gjøre det til en suksess. Slik at ingen personer i menigheten, som har råd, blir utelatt." (Khuddam.org)

Alle burde delta i dette velsignede prosjektet. Velsignelsene ved Waqf-e-Jadid har kommet tydelig til syne opp gjennom årene. En menighet som startet med en fåtalls tilhengere i en liten by i India er i dag utbredt i hele verden med flere millioner tilhengere. Med Guds velsignelser vil denne menigheten fortsette å vokse og ingen vil være i stand til å stanse dens fremgang. Måtte Gud hjelpe oss med å spre Hans budskap til alle verdenshjørner, og måtte Gud gjøre oss i stand til å delta i velsignelsene ved Waqf-e-Jadid, Amen.

Waqf-e-Jadid

«Jeg skal spre ditt budskap til alle verdens hjørner»

Av Saleha M. Ahmed

Den 27. desember 1957 lanserte Hadrat Mirza Bashir-du-Din Mahmood Ahmad[ra] et nytt prosjekt i samsvar med Tehrik-e-Jadid. Dette prosjektet går under navnet Waqf-e-Jadid. Den andre kalifen[ra] annonserte at folk var nødt til å vie sine liv som lærere og misjonærer for å kunne gi moralsk og åndelig opplæring til Ahmadi muslimer i fjerntliggende landsbyer i Pakistan, samt introdusere den vakre læren til Islam om Guds enhet til disse områdene. Det var en guddommelig inspirert ordning, slik den andre kalifen[ra] sa det:

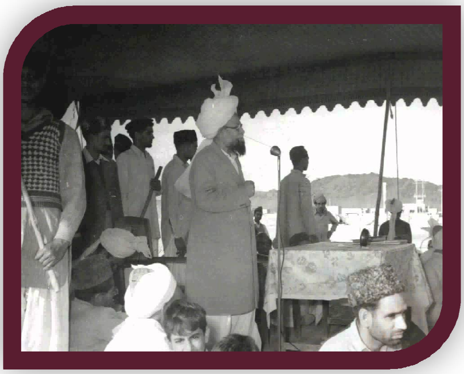

«I mer enn 50 år har denne ordningen gått fra suksess til suksess, og med Guds velsignelser vil den fortsette å utvikle seg.»

Tanken bak dette prosjektet var å dekke de livsnødvendige behovene til de frivillige medlemmene som dedikerer sine liv til å tjenestegjøre menigheten. Den andre kalifen[ra] visste at dersom de frivillige medlemmene skulle ha fokus på sine plikter, måtte de få økonomisk støtte fra andre medlemmer i menigheten. Hadrat Mirza Tahir Ahmad[rah], som senere ble utvalgt som den fjerde kalif, ble tilsatt som den første direktør – Nazim-e-Irshad – for Waqf-e-Jadid. Den 1. februar i 1958, ble fjorten misjonærer sendt til utvalgt strøk i Pakistan.

Med Guds nåde og barmhjertighet finnes det i dag tusenvis av misjonærer i hele verden. De reiser til fjerne strøk for utbredelsen av Islam Ahamdiyyat og for oppfyllelsen av profetien om den utlovede Messias[as]:

«Jeg skal spre ditt budskap til alle verdens hjørner».

Under JalsaSalana Storbritannia i 2015 fortalte Hadrat Khalifatul Masih V[aba] at nesten 567330 personer har konvertert til Islam Ahmadiyyat i løpet av året.

Hovedmålet for Waqf-e-Jadid er å sørge for den moralske og åndelige oppdragelsen til medlemmer bosatt i fjerne områder. En av de mange sidemålene er å formidleIslams budskap til hinduistiske borgere i landet.

De hinduistiske beboerne i den pakistanske provinsen, Sindh, ble mishandlet og utnyttet av de muslimske

14. Medlemmer som er ressurssterke burde rådføre seg angående framtiden og utdanningen til sine barn
15. Arbeidsledige medlemmer burde flytte ut, slik at de kan gå ut i arbeid og få inntekt, samt spre det sanne budskapet til Islam
16. Å utvikle en vane for å utføre sitt eget arbeid med sine egne hender, og ikke være avhengig av andre
17. Arbeidsløse medlemmer må finne seg arbeid uavhengig varighet eller lønnen
18. Prøve å bosette seg i nærheten av Markaz
19. Be spesielt for at dette prosjektet skal nå sine mål
20. Dyrke frem og etablere den hellige Koranens levesett
21. Etablere tro, verdighet og ærlighet i samfunnet
22. Opprettholde kvinnenes rettigheter
23. Holde gater og veier rene
24. Opprette Ahmadiyya Darul Qada og adlyde deres avgjørelser.
25. Vie sine barn til tjeneste for menigheten
26. Vie en del av sin formue og inntekt til fordel for menigheten
27. Inngå pakter som Hilf-ul-Fudhul

27 PUNKTER FOR TEHREEK-E-JADID

1. Leve et enkelt liv
2. Donere penger til Tehreek-e-Jadid Amanat Fund
3. Besvare propaganda rettet mot menigheten
4. Aktiv deltakelse i å spre Islams budskap i hele verden
5. Delta i undersøkelser
6. Medlemmer burde vie deler av sin ferie til Waqf
7. Unge medlemmer burde vie sine liv for å tjene menigheten
8. Ungdommer burde aktivt delta i å gjøre Waqf for å tjenestegjøre menigheten
9. Arbeidstakere burde søke fri for å tjenestegjøre menigheten
10. Under forskjellige sammenkomster burde lærde og innflytelsesrike Ahmadi muslimer holde foredrag.
11. Etablere et permanent reservefond på minst
12. Pensjonister og eldre medlemmer burde vie mest mulig av sin tid til menigheten
13. Studenter burde reise til Markaz for utdanning

De ønsker å finne en løsning på de mange interreligiøse, politiske og sosiale konfliktene som i dag herjer i verden. Misjonærer får utdanning slik at de kan gi bort den unike kunnskapen som verden i dag så sårt trenger. Det har blitt etablert trykkerier, og menigheten tar aktivt i bruk sosiale medier for å nå ut til majoriteten av verdens befolkning. Summa summarum; det spares ingen midler og krefter på å fremme fred, likhet og brorskap i verden. Men det er viktig å huske at vår atferd er like viktig i denne kampen.

Som medlemmer av denne menighet er vi klare over vårt ansvar og våre forpliktelser. Vi er klare over at det kreves ofring av tid og penger for at vi skal kunne nå våre mål. Vi hører stadig vekk om de som ofrer samtlige eiendeler for å fremme dette prosjektet. Dette er mennesker som er meget velsignet ettersom Gud er deres Verger.

Vår menighet er et voksende åndelig fellesskap som kaprer det ene målet etter det andre. Våre neste mål vil være større enn de forrige, og våre kommende ofringer vil *Inshallah* være enda større.

"Det eneste systemet som vil holde ut er det som er basert på menneskers vilje til å samarbeide. Gresset som gror i dag vil visne i morgen, men treet som skal bære frukt tar lang tid med å vokse og lever lenge. Samtidig som vår menighet vokser, vil også dette prosjektet vokse."

Tehrik-e-Jadid

Et moderne prosjekt i Islams historie

Av Andleeb Anwar

Starten på et nytt århundre bringer med seg nye håp om fremtiden samtidig som nye utfordringer kommer som en konsekvens av en utviklende sivilisasjon. 1900-tallet ble innledet med to verdenskriger, et vekslende globalt klima, maktskift og størst av alt; skillet mellom fattige og rike, øst og vest, nye trender, og tanken om individualisering som vokste frem.

Mens alt dette pågikk var det en liten menighet i en landsby i India som ga et løfte om å bevare sin verdighet, sine røtter og sin tro. I 1934 ble et nytt prosjekt ved navn Tehrik-e-Jadid grunnlagt. Dette prosjektet var et svar på de mange sosioøkonomiske motsetningene som vokste frem i samtiden. Den andre kalifen, Hadrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad[ra], den lovede sønn, presenterte for sin menighet et levesett som ville promotere økonomisk likhet, fred og offervilje blant menighetsmedlemmene. De skulle representere en menighet hvis medlemmer skulle være sterke til sinns og villig til å ofre sine forfengeligheter for å fremme den sanne religion. Det moderne prosjektet var utviklet for å tilpasse vår samtid, den utviklende teknologien og sivilisasjonen, i en tid da menigheten selv var truet av både interne og eksterne krefter som ønsket å viske bort dens eksistens.

For å muliggjøre de mange drømmene knyttet til dette prosjektet, så den andre kalifen det som et essensielt faktum at Ahmadi muslimer tok avstand fra den voksende luksusen og forfengeligheten, og i stedet valgte å leve livet i all sin enkelhet. Han la derfor frem nitten punkter som ville gjøre det enklere for dem å utrette noe for religionenes skyld og samtidig gagne menneskeheten.

Grunnleggeren av menigheten hadde allerede forutsagt at dette var en Guddommelig menighet som ville florere, og hvis grener vill spre seg til alle verdens hjørner. Den andre kalifen[ra] innså at tiden var moden nok til å foreta en slik spredning ved bruk av morderne midler og individuell innsats. Hensikten var å belære den analfabetiske delen av verden og tilby midler til de som uheldigvis ble født uten dem. Skoler, sykehus, vannpumper og andre veldedige prosjekter har blitt etablert for å sette bremse på de voksende forskjellene mellom fattige og rike. Samtidig som mennesker i u-land mottar livsviktige behandlinger, utføres det et intenst arbeid med å dempe materialistiske og egoistiske tendenser i Vesten. Menigheten arbeider med å spre budskapet om en Gud – Skaperen – for at menneskeheten skal kunne gjenkjenne Ham og bli uselviske.

nok, ettersom det var bruk for mange flere. Den andre kalifen[ra] oppfordret alle til å delta. Han understreket viktigheten av dette prosjektet, og uttalte:

«Dette er Guds verk, og det skal uten tvil fullføres. Gud har åpenbart en glød i mitt hjerte, og jeg vil utføre denne plikten selv om jeg blir nødt til å selge mitt hus og mine klær. Om ikke en eneste person er med meg, vil Gud fjerne alle de som ikke hjelper og sende engler ned fra himmelen for å støtte meg. For å understreke dette oppfordrer jeg nok en gang, slik at folk kan vurdere å ta del i økonomisk ofring i tillegg til å vie dem selv.» (Januar 5, 1957)

Etter de 14 første misjonærene var det mange flere som viet deler av sine liv for dette prosjektet. Dette ga resultater og Ahmadiyyat spredte seg også til landsbyene. Ikke bare fikk medlemmene opplæring i troen, men samtidig klare Ahmadiyyat å spre seg. I Sindh, der en stor del av den fattige befolkningen var hinduer hadde de kristne fått fremgang, men på grunn av Waqf-e-Jadid ble Islams lære spredt til disse områdene og et stort antall hinduer konverterte til Islam Ahmadiyyat. Dette er ett av de mange eksemplene vi ser i arbeidet gjort under ledelsen Waqf-e-Jadid.

Ved hjelp av medlemmenes donasjoner blir det bygget flere sentre og skoler rundt om i verden for å utdanne misjonærer. Våre hundretusener av misjonærer bosetter seg i landsbyene og blir en del av deres fellesskap. De gir bort den kunnskapen de sitter med til menneskene rundt seg og blir et middel for menighetens fremgang.

Siden prosjektet ble startet har det nådd nye høyder, og omfatter i dag alle verdens land, men å vie sine liv eller deler av sitt liv for Islams sak er like aktuelt i dag som det var for 60 år siden. Vår nåværende kalif[aba] har blant annet uttalt at vi med kan med en liten anstrengelse klare å nå en million og til og med ti millioner deltakere. Måtte Gud gi oss muligheten til å gjøre en innsats også i dette feltet, Amen.

Kilder:
«Devotion of life» av Dr. Iftikhar Ahmad Ayaz

Waqf-e-Jadid

Å vie sitt liv til tjeneste for sannheten

Av Safia S. Qaisrani

«Denne tiden vil aldri vende tilbake. Hvor velsignet er ikke denne tiden som ikke krever våre liv? Denne tiden krever ikke ofring av liv, i stedet krever den bare at vi gir av vår rikdom etter vår kapasitet. Så la enhver av oss bidra med det den kan.» (Den utlovde Messias: Al-Hakam, 10. Juli 1903; Malfoozat s.359-360)

Waqf-e-Jadid var et prosjekt startet av vår andre kalif[ra] i 1957. Dette prosjektet hadde to formål. Det første var å gi opplæring til menighetens medlemmer i landsbyene, og det andre var å spre Islams budskap spesielt til den hinduistiske befolkningen i landet.

Den andre kalifen[ra] hadde lenge vært opptatt av at medlemmene skulle vie sine liv for islam, og rettet gjentatte ganger oppmerksomheten mot dette, som i en fredagspreken i 1949:

«Jeg ønsker å lede unge menns oppmerksomhet mot det faktum at Ahmadiyyat ikke kan gjøre fremgang uten ofring og hengivenhet. De burde være bevisst over dette. Det er hundrevis som har viet seg selv i tjeneste for troen, men de hundrevis som fortsatt venter burde også komme frem, slik at deres navn kan bli skrevet hos Allah den Opphøyde!» (Fredagspreken, 30. desember 1949; publisert i Al Fazl 12. februar 1950)

De som viet sine liv for å spre Islams budskap ble ofte sendt til utlandet på oppdrag i forbindelse med Tekrik-e-Jadid. Etter hvert ble det tydelig at man ikke bare trengte å arbeide i utlandet, men at menighetens egne medlemmer også måtte ha tilstrekkelig med kunnskap om religionen. I enkelte områder hadde ikke medlemmene kunnskap om sin egen tro, og var ikke kjent med menighetens praksis. I noen landsbyer var det ingen forskjell mellom Ahmadi muslimene og andre. Det var på denne tiden at dette prosjektet ble innledet. Hudoor[ra] ønsket at det skulle være lærere tilgjengelige i hele Pakistan, fra Peshawar i nord til Karachi i sør. De skulle bosette seg i avsidesliggende områder og gjøre *Tabligh* og undervise medlemmene. De skulle lære bort den hellige Koranens lære og *Hadith*, slik at studentene kunne flytte og fortsette med dette arbeidet.

Den 1.februar 1958 var de første 14 misjonærene klare for å bli sendt ut til utvalgte områder. Dette var likevel ikke

Utsagn av den utlovede Messias[as]

Finansielle ofringer

En gjenoppliving av Islam krever et offer fra oss. Hva er dette offeret? Det er å dø mens vi strever for Islams suksess, muslimenes liv og Allahs manifestasjon. Allah ønsker å gjennomopplive islam i vår samtid. For å oppnå dette målet var det nødvendig at Allah Selv skulle etablere et godt og effektivt system; og det er akkurat dette den Allvise og Mektige Gud har gjort ved å sende meg til denne verden for å reformere menneskeheten. Han har delt denne oppgaven, nemlig forplantingen og støtten til Islams sannhet, i flere grener. (Fathl-e-Islam, RuhaniKhazain, vol. 3, s. 10-12)

Det sier seg selv at man ikke kan elske to ting samtidig. Likeledes kan man ikke elske både Allah og sin rikdom på samme vis. Du kan kun elske en av dem. Heldig er den som elsker Allah. Hvis noen av dere elsker Ham og bruker sin rikdom i Hans sak, er jeg sikker på at hans/hennes formue vil øke mer sammenlignet med andre. Rikdom kommer ikke av seg selv, den kommer ved Allahs vilje. Den som gir noe av sin rikdom for Allahs skyld, vil sikkert få den tilbake. Men den som elsker sin rikdom og ikke tjenestegjør i Allahs sak slik han burde, vil visselig miste sin formue. Ikke forestill deg at din formue kommer av din egen innsats, nei, det kommer fra Allah. Ikke tro at du gjør Allah en favør ved å tilby penger eller ved å hjelpe på noen andre måter. Snarere er det Hams nåde at Han kaller nettopp deg til Sin tjeneste. (MajmuahIshtaharat, bind. 3, s. 497-498)

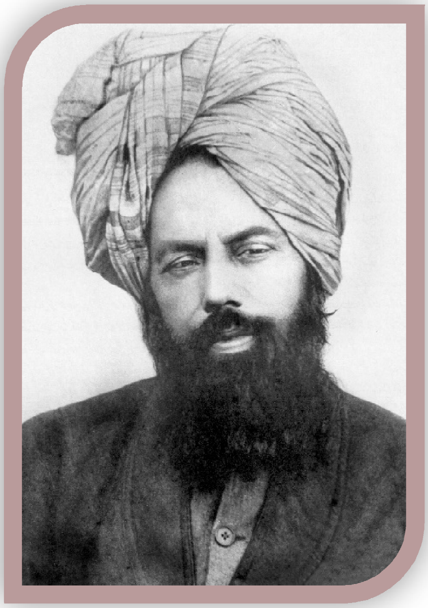

Tiden er nå inne for at alle de som regner seg selv blant mine tilhengere skal bistådenne menigheten med sin rikdom. Hvis noen har kun råd til å ofre en øre, så skal han gi en øre hver måned. Likeledes vil en som kun har en krone til rådighet, ofre en krone hver måned. Alle som har avholdt troskapsløfte med meg burde bidra i henhold til sine midler slik at Allah også kan hjelpe dem. All bistand som mottas regelmessig hver måned, vil være bedre – til tross for hvor liten den er – enn den som gispå impuls etterlang tid med uaktsomhet. Ethvert menneskes oppriktighet kan kun bedømmes gjennom den tjenesten det tilbyr. Å, mine kjære! Dette er tiden for å tjene troen og oppfylle dens krav, for denne tiden vil aldri vende tilbake. (Kashti-e-Nuh, RuhaniKhazain, bind. 19, s. 83)

INNHOLDSFORTEGNELSE

Utdrag av den utlovede Messias[as] s. 5

Å vie sitt liv i tieneste for sannheten s. 6

Et moderne prosjekt i Islams historie s. 8

«Jeg skal spre ditt budskap til alle verdens hjørner» s. 12

Spørsmål og svar med Huzoor[aba] s. 14

Finansielle ofringer s. 17

En ny verdensorden s. 20

Tehrik-e-Jadid ogWaqf-e-Jadid s. 23

Helsespalte s. 27

Oppskrift s. 31

Barneside s. 32

Nasjonal Amir: Zartasht Munir Ahmad Khan
Leder Lajna Imaillah: Syeda Bushra Khalid
Redaktør urdu del: MansooraNaseer
Redaktør norsk del: Mehrin Hayat og Andleeb Anwar

Kontaktinformasjon:
Adresse: Bait-un-Nasr moske, Søren Bulls vei 1, 1051 Oslo
Tlf: 22325859 **Fax:** 22437817
E-mail: zainab_ishaat @yahoo.com

Så er det et faktum som ofte dukker opp om at kvinner som bruker hijab og passer på sin kledning, også tilber Gud og følger de andre påbudene. De prøver hele tiden å reformere seg selv og passer på sine barns moralske opplæring. Hun holder fast ved fasten og bønnen og er flink til å bidra økonomisk i de ulike finansielle ordningene til menigheten. Disse kvinnene har også lyst til å forkynne Ahmadiyyat sitt budskap til andre og forteller den enn hun møter om MTA og menighetens hjemmeside, hun introduserer vedkommende for den øvrige læren til menigheten slik at det lyset som Gud har skjenket henne, er et hun kan videreføre til andre. Disse kvinnene er også vant til å be til Gud. De sender også samtidens kalif brev med forespørsler om bønn. Gud er også kjærlig mot slike kvinner som er fylt av sin tro og via Sine velsignelser lytter Han til og aksepterer bønnene til slike kvinner. Kalifens bønner, for slike, blir også akseptert.

Den utlovede Messias[as] har sagt: «Bønn gir utslag kun for de som reformerer seg selv og som etablerer et sant forhold til Gud. Hvis Guds budbringer ber for et menneske som ikke reformerer seg selv og ikke kommer seg ut av det sløve livet vil ikke vedkommende kunne dra noe nytte av bønnene. Når man selv steller seg på rangen av Guds velsignelse, vil også bønner gjøre nytte for en. Ikke hold deg kun til at du har avlagt ed. Gud er ikke glad i ed som blir gitt med ord, men vil heller at den oppmerksomheten du har når eden avlegges, skal være oppmerksomheten du har hver dag og vekk ny oppmerksomhet hver dag som er denne statusen verdig." (Malfoozat, bind 3, s. 172-173).

Min beskjed til dere er altså det at dere skal holde dere unna de negative tingene som er å finne i det vestlige samfunnet. Ahmadiyyat bør synes gjennom deres måte å snakke på, væremåten deres, klærne deres og måten dere ter dere på. Hør regelmessig på mine fredagsprekener og vis dem til deres barn og få dem til å høre på de også slik at dere kan føle dere nær samtidens kalif. Tankene deres bør bestå av religiøse aspekter. Hjertene deres bør ha vissheten om samfunnets ugjerninger, og hat mot dårlig miljø. Og måtte det gode og oppnåelse av å være lydig mot Den Allmektige være av stor viktighet for dere.

Måtte Gud hjelpe dere med å følge mine råd, Amen.

Wasalam,
Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul-Masih V
London 14.11.2015

ET BREV FRA HUZOOR TIL LAJNA IMAILLAH NORGE

Kjære Lajna og Nasirat Norge, Assalam-o-alaikum wa rahmatullahi wa barakatoho, måtte Guds fred, barmhjertighet og velsignelser være med dere!

Det gleder meg stort å høre at Lajna Imaillah Norge også i år har fått muligheten til å arrangere sin nasjonale og årlige Ijtema. Måtte Allah gjøre dette til et vellykket arrangement og velsigne ethvert utfall av det, Amen.

Jeg ble bedt om å sende dere en beskjed i denne anledningen. Jeg vil derfor benytte anledningen til å gi dere noen moralske råd.

Det finnes flere kvinner enn menn i verden og dette er sikkert tilfellet også i vår menighet. Det er derfor av stor viktighet at vi retter kvinner og jenters oppmerksomhet mot selvforbedring. Islam har gitt kvinnen en virkelig opphøyet posisjon. I Hadith har det blitt berettet at mødre har Paradiset under sine føtter. Ergo; de som blir kalt paradiset trenger å heve sin åndelige rang til en meget høy posisjon og de trenger virkelig å reformere seg selv til det bedre. De trenger virkelig å bli gode forbilder for andre. Folk vil i større grad se Ahmadi muslimske kvinner som sterkt troende kvinner. Flere av dere har sikkert selv, eller deres foreldre, bosatt dere her på grunn av Ahmadiyyat. Dere fikk retten til å bo her som beskyttelse mot deres eget land som ikke ga dere religionsfriheten deres. Hvis dere viker fra deres åndelige tro vil dere ikke bare lure dere selv, dere vil også lure regjeringen. Det er derfor viktig for dere å følge den Ahmadiyyat som er kilden til de verdslige godene dere har fått her. Det er viktig for dere å øke deres religiøse kunnskap slik at dere kan svare den enn som måtte ha spørsmål om deres tro. For eksempel vet dere at hijab eller tildekking er et omdiskutert tema i Europa. Dere må, via deres egen personlighet og argumentasjon, forklare dem at hijab ikke er påtvunget. Kvinnens naturlige dyd og lidenskapen til vår tro er den som gjør at vi bruker hijab.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

Sura Al Baqarah, vers 262 og 263

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ
سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن
يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ٢٦٢

262. De som gir sin eiendom ut for Allahs sak, likner et såkorn som setter syv aks, i hvert aks er det hundre såkorn. Og Allah mangfoldiggjør (det) for hvem Han vil, og Allah er Altomfattende, Allvitende.

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ
لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٢٦٣

263. De som gir sin eiendom ut for Allahs sak, og som så ikke følger sin gave opp med retthaverskest og urett, dem tilkommer deres lønn hos deres Herre, og ingen frykt skal komme over dem, og de skal ikke sørge.

OKTOBER NOVEMBER DESEMBER

ZAINAB

LAJNA IMAILLAH

NORGE 2015